URDU Gif Format

امام الوہابیہ کے کفریات کے بارے میں چمکدار ستارہ

الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ

۱۳۱۲ھ

مصنف

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

رسالہ

الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ

۱۳۱۲ھ

www.alahazratnetwork.org

(امام الوہابیہ کے کفریات کے بارے میں چمکدار ستارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

مسئلہ ۲۹: از بدایوں مرسلہ مولٰنا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری فاروقی سلمہ اللہ تعالٰی ۲۲ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولٰنا مرجع الفتاوٰی والمفتیین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب اللھم ادم افاضاتھم وافاداتھم (یااللہ! ان کے فیوض وافادات کو دائمی بنا۔ ت) السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہیں، جس مسلمان کو مقلد دیکھیں اسے مشرک بتاتے ہیں، دہلی والے اسمٰعیل مصنف تقویۃ الایمان وصراط مستقیم وایضاح الحق ویکروزی وتنویر العینین کو اپنا امام وپیشوا بتاتے، اس کے اقوال کو حق وہدایت جانتے اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں، ہمارے فقہائے کرام وپیشوایان مذہب کے نزدیک ان پر اور ان کے پیشوا پر حکم کفر ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا (بیان کیجئے اجر پایئے۔ ت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الجواب

الحمد للہ الذی ارسل عــه رسولہ شاھدا ومبشرا ونذیرا لتؤمنوا عــه باللہ

www.alahazratnetwork.org

عــه یہ خطبہ قرآنی آیتوں اور ایمانی ہدایتوں پر مشتمل ہے، تعمیمِ فائدہ کے لئے اُن آیات اور زبان اردو میں اُن ہدایات کی طرف اشارہ مناسب،

آیت ۱: اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝[1]	بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا۔

کہ جو تمہاری تعظیم کرے اُسے فضلِ عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اسے عذابِ الیم کا ڈر سناؤ۔ اور جب وہ شاہد و گواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ درکار، تو بہت مناسب ہوا کہ امت کے تمام افعال و اقوال و اعمال و احوال اُن کے سامنے ہوں۔ طبرانی کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انّ اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیٰمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ[2]	بیشک اللہ تعالٰی نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے میں دیکھ رہا ہوں اُسے اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۱۲ منہ مدظلہ۔
عــه **آیت ۲:** لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ[3]	(یہ رسول کا بھیجنا کس لئے ہے خود فرماتا ہے اس لئے کہ) تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصلِ رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے والعیاذ باللہ تعالٰی ۱۲۔

عــه قرئ تعززوہ بزائین معجمتین ۱۲ منہ (م) آیہ کی تعززوہ دو زاء کے ساتھ بھی قراءت ہے ۱۲ مترجم

[1] القرآن الکریم ۳۳/۴۵ و ۴۸/۸

[2] کنز العمال بحوالہ طب عن ابن عمر حدیث ۳۱۹۸۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۲۰

[3] القرآن الکریم ۴۸/۹

ورسوله وتعزروه وتوقروه بجنانکم ولسانکم، فجعل تعظیمه وتوقیره وتعزیره هو الرکن الرکین لدینکم الحق وایمانکم، وحرّم[عه] علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض فتحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون بحرانکم[عه] وجعل[عه] طاعته طاعته وبیعته[عه] بیعته فان بایعتم نبیکم فانما فوق ایدیکم یده[عه] رحمانکم، وقرن[عه] اسمه الکریم باسمه العظیم فی الاغناء[عه]

عله آیت ۳: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ[له]

اے ایمان والو! نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اور اس کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے روضۂ انور کے پاس کسی کو اونچی آواز سے بولتے دیکھا، فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے۔ اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲۔

www.alahazratnetwork.org

عله آیت ۴: مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ[له]

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی ۱۲۔

عله آیت ۵: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ[له]

بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر ۱۲۔

عله اللہ عزوجل نے بے شمار امور میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملایا، کہیں اصل شان اپنی تھی اس میں حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا، کہیں اصل معاملہ حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا تھا ان کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا، آئندہ کی آٹھ آیتیں اسی کے بیان میں ہیں ۱۲ منہ مدظلہ۔

عشه آیت ۶: اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ[له]

انہیں دولتمند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۱۲۔

له القرآن الکریم ۴۹/۲
له القرآن الکریم ۴/۸۰
له ؍ ۴۸/۱۰
له ؍ ۹/۷۴

والایتاء[1] ورجاء العطاء والتقدیم[2] والقضاء[3] والمحادۃ[4] والارضاء[5]

---

[1] **آیت ۷ :** وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَرَسُوْلُہٗ۔	اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اُس پر جو انھیں دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے، اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے، اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول ۱۲۔
[2] **آیت ۸ :** یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ	اے ایمان والو! اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲۔
[3] **آیت ۹ :** وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ؀	نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو جب اللہ و رسول کوئی بات ان کے معاملہ میں ٹھہرا دیں تو انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا وہ صریح گمراہ ہوا بہک کر ۱۲۔
[4] **آیت ۱۰ :** لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْۤا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ	تو نہ پائے گا انھیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں ۱۲۔
[5] **آیت ۱۱ :** وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ؀ اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدًا فِیْھَا ذٰلِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ؀	اللہ و رسول زیادہ مستحق ہیں اس کے کہ یہ لوگ انھیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انھیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ و رسول سے تو اس کیلئے دوزخ کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور وہی بڑی رسوائی ہے ۱۲۔

www.alahazratnetwork.org

---

[1] القرآن الکریم ۹/۵۹

[2] القرآن الکریم ۴۹/۱

[3] 〃 ۳۳/۳۶

[4] 〃 ۵۸/۲۲

[5] 〃 ۹/۶۲ و ۶۳

والنصح عہ۱ والایذاء عہ۲ فی قرانکم ورفع شانہ وعظم مکانہ فمیز امرہ عن امور من عداہ فماکان لیوزن بمیزانکم ؛ اتجعلون عہ۳ الحصی کالدرر اوالدم کالمسک ام تجعلون العصف کریحانکم ؛ فقد ھداکم ربکم ان لاتجعلوا عہ۴ دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً[1] من اب او مولی او سلطانکم ؛ وقال الذین ارسلوا السنتھم فی شانہ العظیم

عہ۱ آیت ۱۲ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ[2]۔ جب خلوص رکھیں اللہ و رسول کے ساتھ۔

عہ۲ آیت ۱۳ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا[3]۔ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ و رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھی ذلت کی مار۔

یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے، اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے، مگر وہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے۔

عہ۳ یعنی جب تم خود کنکر کو موتی، خون کو مشک، بھُس کو پھول کی طرح نہیں سمجھتے تو رسول کے معاملہ کا اوروں پر کیا قیاس کرتے ہو، یہاں تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جب ان کے ابنِ مکرم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں،

لاتقیسونی باحد ولاتقیسوا علی احداً[4]۔ مجھے کسی پر قیاس نہ کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو۔

تو خود حضورِ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے واللہ اکبر ۱۲۔

عہ۴ یہ آیت ۱۴ ہے کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو، اب ایک دوسرے میں باپ اور مولا اور بادشاہ سب آگئے، اسی لئے علماء فرماتے ہیں نام پاک لے کر ندا کرنا حرام ہے، اگر روایت میں مثلاً یا محمد آیا ہو تو اس کی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے، اس مسئلہ کا بیانِ عظیم الشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں دیکھئے ۱۲ منہ۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۴/۶۳

[2] " ۹/۹۱

[3] " ۳۳/۵۷

[4] زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار (اردو) مکتبہ نبویہ، لاہور ص ۷۷

عـه اباللہ و اٰیٰتہ و رسولہ کنتم تستھزءون[1] ○ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم[2]

عـه یہ آیت ۶۵ ہے غزوۂ تبوک کو جاتے وقت منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلافِ شان کچھ کہا، جب سوال ہوا تو عذر کرنے لگے اور بولے ہم تو یونہی آپس میں ہنستے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، قل اباللہ و اٰیٰتہ و رسولہ الآیۃ[3] اے نبی! ان سے فرما دے کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملہ میں ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے ایمان لاکر۔

اقول اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے،

اوّل یہ کہ جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہوجاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعوٰی رکھتا ہو، کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی۔

دوم یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہیں کہ کفر کا تو دل سے تعلق ہے نہ کہ زبان سے، جب وہ کلمہ پڑھتا ہے اور اس کے دل میں کفر ہونا معلوم نہیں تو ہم کسی بات کے سبب اسے کیونکر کافر کہیں، محض خبط اور نری جھوٹی بات ہے، جس طرح کفر دل سے متعلق ہے یونہی ایمان بھی۔ زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یونہی زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائے گا، اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہوجائے گا اگرچہ دل میں اس گستاخی کا معتقد نہ ہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل و تحقیر ہے، اور اسی پر رب العزت فرما چکا کہ تم کافر ہوگئے اپنے ایمان کے بعد۔ اس کی تحقیق ہمارے رسالہ البارقۃ اللمعا علی سامد نطق بالکفر طوعا (۱۳۰۴ھ) میں ہے۔

سوم کھلے ہوئے لفظوں میں عذر تاویل مسموع نہیں، آیت فرما چکی کہ حیلے نہ گھڑو تم کافر ہوگئے۔

تنبیہ: یہاں اللہ عزوجل نے انھیں کلمات گستاخی کو وجہِ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی و ادعائی کو مردود ٹھہرایا یہاں ان کے کفر سابق مخفی کی بحث نہیں کہ قد کفرتم بعد ایمانکم فرمایا ہے تم مسلمان ہوکر کافر ہوگئے، نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے۔ یہ فائدے خوب یاد رکھنے کے ہیں وباللہ التوفیق ۱۲ منہ مدظلہ۔

---

[1] القرآن الکریم ۹/۶۵
[2] " ۹/۶۶
[3] " ۹/۶۵

فیا ایھا المنافقون[1] المردۃ الفاسقون الزاعم کبیرکم ان مدح[2] الرسول کمدح بعضکم بعضا بل اقل منہ فی حسبانکم قد بدت البغضاء[3] من افواھکم وما تخفی صدورکم اکبر واللہ مخرج اضغانکم ؎

---

[1] نفاق دو قسم ہے، عقدی وعملی۔ نفاق عملی کے بیان میں فقیر نے ایک رسالہ حافلہ مسمّٰی بہ ابناء الحذاق بمسالک النفاق (۱۳۰۹ھ) لکھا اور آیات واحادیث کثیرہ وغزیرہ سے اس کے وجوہ وصور کو ظاہر کیا جو اس رسالہ کے حیز میں بحمداللہ ملیں گی وہاں سے ان حضرات کے نفاق کا ثبوت لیجئے ۱۲ منہ۔

[2] اللہ تو فرمائے رسول کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو، اللہ فرمائے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہرالو، تقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی ہی تعریف کرو جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اس میں بھی کمی کرو، انا للہ وانا الیہ راجعون ۝

[3] قال اللہ تعالٰی،

قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الاٰیٰت ان کنتم تعقلون[س1] ھا انتم اولاء تحبونھم ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتٰب کلہ واذا لقوکم قالوا اٰمنا واذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور[س2] ۝

ظاہر ہو چکی ہے دشمنی ان کی باتوں سے اور وہ جو ان کے دلوں میں دبی ہے اس سے بھی زیادہ ہے، ہم نے صاف بیان فرما دیں تمہارے لئے نشانیاں اگر تمہیں عقل ہو، دیکھو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور تم پوری کتاب پر ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب تنہا ہوتے ہیں تو تم پر غصے میں اپنی انگلیاں چباتے ہیں تو فرما دے مر جاؤ گھٹ کر خدا خوب جانتا ہے دلوں کی بات۔

اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے،

ایک یہ کہ دل کے بخار کے ساتھ زبانی اقرار کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہیں۔

دوسرے یہ کہ دل کا بخار زبانی باتوں سے ظاہر ہو جاتا ہے ۱۲ منہ۔

[س1] القرآن الکریم ۳/۱۱۸

[س2] ؎ ۳/۱۱۹

استحوذ[عہ۱] علیکم الشیطٰن فانساکم ذکر اللہ وتعظیم الرسول وقد نطق القراٰن بخذلانکم، زاد فلذکم الشیطٰن نقطا من شینہ وتلاکم التدویر من دائرۃ نونہ فاراکم تقویۃ الایمان فی تفویت ایمانکم، ماکان اللہ لیذر المؤمنین علٰی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب[۱] وما اللہ بغافل عن کفرانکم، فلاورب محمد لاتؤمنون[عہ۲] حتی یکون احب الیکم من والدکم وولدکم والناس اجمعین والروح الذی بین جسمانکم، صلی اللہ تعالٰی وبارک وسلم علیہ و اٰلہ الکرام وصحبہ العظام وخادمی سنۃ القیام بردزیغکم وطغیانکم، ورزقنا حبہ الصادق فی غایۃ الاعظام وادامۃ ذکرہ الی یوم القیام وان کان فیہ رغم انوفکم واسخان اعیانکم، اٰمین یاارحم الراحمین، والحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰنا محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین۔

عہ۱ قال اللہ تعالٰی،

استحوذ علیھم الشیطٰن فانساھم ذکر اللہ اولٰئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون[۲]	غالب آگیا اُن پر شیطان سو بھلادی اُن کو خدا کی یاد، وہ شیطان کے گروہ ہیں، سن لو شیطان ہی کے گروہ نقصان میں ہیں۔

علمائے مدینہ طیبہ نے وہابیہ کے حق میں یہی آیت لکھی اور خود حدیث صحیح بخاری سے ان کا قرن الشیطان ہونا ثابت ہے ۱۲ منہ۔

عہ۲ صحیح بخاری وصحیح مسلم ومسند امام احمد وسنن نسائی وابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین[۳]	تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اور سارے جہان سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔

اللھم بحبہ لک وحبک اجعل حبہ احب الینا من حب الظمآن للماء البارد ومن حبنا انفسنا یاارحم الراحمین، اٰمین ۱۲ منہ۔

---

[۱] القرآن الکریم ۳/۱۶۹   [۲] القرآن الکریم ۵۸/۱۹

[۳] صحیح البخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۶

صحیح مسلم " باب وجوب محبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " " " ۱/۴۹

ترجمۂ خطبہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے اپنا رسول بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا ہوا، تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، اور تم اس کی تعظیم اور توقیر اپنے دل اور زبان سے بجالاؤ، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تعظیم و توقیر اور اعزاز کو تمہارے ایمان اور دین حق کا مضبوط رکن بنایا، اور تم پر حرام کیا ہے کہ تم اپنی آوازوں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز پر بلند کرو یا تم اُن کے حضور اس طرح چلا کر بولو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو، کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں اپنے خسارے کی خبر نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طاعت کو اپنی طاعت اور اُن کی بیعت کو اپنی بیعت بنایا تو اگر تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کرو تو تمہارے ہاتھ پر رحمان کا ہاتھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم کریم کے ساتھ ان کا اسم پاک ملایا غنی کرنے، عطا کرنے، عطا کی اُمید کرنے، آگے ہونے، فیصلہ کرنے، مخالفت ہونے، راضی ہونے اور خلوص و ایذا میں تمہارے قرآن پاک میں، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی شان بلند فرمائی اور ان کی عظمت مکانی فرمائی، تو یونہی اللہ تعالیٰ نے ان کے معاملے کو ان کے ماسوا سے ممتاز فرمایا، تو ان کی شان تمہارے ترازو سے ماوراء ہے، کیا تم کنکر کو موتی یا خون کو مشک یا جس کو پھول قرار دو گے، تو بیشک تمہارے رب نے تمہیں راہنمائی دی ہے کہ تم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو خواہ تمہارا باپ ہو یا آقا ہو یا بادشاہ ہو، اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جو زبان درازی ان کی شان میں کرتے ہیں، فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے معاملہ میں ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو اپنے ایمان کے بعد، اے سرکش منافقو، فاسقو! تمہارے بڑے نے خیال ظاہر کیا کہ رسول اللہ کی مدح تمہاری آپس میں ایک دوسرے کی مدح کے مساوی بلکہ اس سے بھی کم ہے یہ تمہارے خیال میں ہے جبکہ بغض تمہارے مُنہ سے ظاہر ہو گیا ہے اور جو تمہارے دلوں میں ہے وہ اس سے بھی خطرناک ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے حسد کو ظاہر فرمانے والا ہے، تم پر شیطان غالب آگیا ہے اس نے تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بھلا دی ہے اور بلاشک قرآن نے تمہاری رسوائی بیان فرما دی پس شیطان نے تمہاری فا، پر اپنے شین کے نقطوں میں ایک نقطہ بڑھا دیا اور تمہاری تار کا دائرہ اپنے نون کے دائرہ سے بڑھا دیا تو شیطان نے تمہیں ایمان کے ضائع کرنے میں ایمان کی تقویت دکھائی، مومنوں کو اللہ تعالیٰ اس حال پر نہ چھوڑے گا جس پر تم اب ہو جب تک خبیث کو طیب سے جدا نہ کر دے اور اللہ تعالےٰ تمہارے کفر سے غافل نہیں۔ محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے رب کی قسم تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ تمہارے والد، اولاد، تمام لوگوں اور تمہاری رُوحوں سے زیادہ تمہیں محبوب نہ ہوں، صلے اللہ تعالےٰ و بارک وسلم علیہ

وعلیٰ آلہ الکرام وصحابتہ العظام اور ساتھ ہی تمہاری سرکشی اور غلط روی کے رد کرنے کی سنت پر قائم خدام پر سلام و برکات ہوں، اور اللہ تعالیٰ ہمیں انتہائی تعظیم کے ساتھ آپ کی سچی محبت اور قیامت تک آپ کا دائمی ذکر عطا فرمائے اگرچہ اس میں تمہاری ناکیں آلودہ اور تمہاری آنکھیں بیمار ہوں، آمین یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ [ترجمہ خطبہ ختم ہوا، یہاں سے جواب شروع ہے]

وہابیہ کا بحکم فقہائے کرام کافر ہونا

بلاشبہ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کفر لازم اور حسب تصریحات جماہیر فقہائے کرام اصحاب فتاویٰ اکابر واعلام رحمہم اللہ الملک المنعام ان پر حکم کفر ثابت وقائم اور بلاشبہ ان کا کلمہ پڑھنا اس حکم کا نافی اور ان کو نافع نہیں ہو سکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا جبکہ اس کا قول یا فعل اس کے دعوے کا مکذب ہو گیا، اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے کلمہ پڑھے بلکہ نماز روزہ حج زکوٰۃ بھی ادا کرے بایں ہمہ خدا اور رسول کی باتیں جھٹلائے یا خدا اور رسول و قرآن کی جناب میں گستاخیاں کرے یا زنار باندھے، بت کے آگے سجدے میں گرے تو وہ مسلمان قرار پا سکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اس کے کام آسکتا ہے، ہرگز نہیں۔ ہم ابھی حاشیۂ خطبہ میں یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کر چکے۔ درمختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۰:

لو اتی بھما علی وجہ العادۃ لم ینفعہ ما لم یتبرأ[1]

اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ دے گا جب تک اپنی اس کفری بات سے توبہ نہ کرے۔

نیز سب وہابیہ کا اپنے امام کی تصریح سے کافر ہونا

ان کے مذہبی عقیدوں اور ان کے پیشوائے مذہب کی کتابوں میں بکثرت کلمات کفریہ ہیں جن کی تفصیل کو دفتر درکار، اور ان کے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جسے یہ لوگ معاذ اللہ کتاب آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب مانتے ہیں) اپنے اور اپنے سب پیروؤں کے کھلم کھلا کافر ہونے کا صاف اقرار کیا ہے، میں پہلے ان کا وہ اقراری کفر نقل کر دوں پھر بطور نمونہ صرف منتشر کفریات ان کے اور لکھوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک لات وعزیٰ کی پھر پرستش نہ ہو اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ اٹھا لیا جائے گا جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہو جائے گی[2]

تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۳ھ ص ۳۳ پر یہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی اور خود اس کا

---

[1] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۳۵۶/۱

[2] مشکوٰۃ المصابیح باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مطبع مجتبائی دہلی نصف ثانی ص ۴۸۱

ترجمہ کیا کہ:

"پھر بھیجے گا اللہ ایک باد اچھی، سو جان نکال لے گی جس کے دل میں ہوگا ایک رائی کے دانہ بھر ایمان، سو رہ جائیں گے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں، سو پھر جائیں گے اپنے باپ دادوں کے دین پر[1]"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی صراحۃً ارشاد فرما دیا تھا کہ "وہ ہوا خروج دجال لعین و نزول عیسیٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بعد آئے گی[2]" تقویۃ الایمان میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کئے اور اس کا ترجمہ کیا[3]؛

"نکلے گا دجال، سو بھیجے گا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو، سو وہ ڈھونڈے گا اس کو، پھر تباہ کر دے گا اس کو، پھر بھیجے گا اللہ ایک باد ٹھنڈی شام کی طرف سے، سو نہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو مگر مار ڈالے گی اس کو"

باینہمہ حدیث مذکور لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا،

"سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا"[4]

اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی، نہ نزول مسیح کی ضرورت، بلکہ ان کے بھیجوں کے سے وہ ہوا بھی چل گئی، تمام مسلمانوں کے کافر و مشرک بنانے کے لئے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانۂ موجودہ پر جما دی، اور کچھ پروا نہ کی کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان تھا مر گیا اب تمام دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہ گئے ہیں تو یہ شخص خود اور اس کے سارے پیرو کیا دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستے ہیں، یہ خود اپنے اقرار سے خبیث کافر پکے بت پرست ہیں، یہ خود ان کا اقرار کفر تھا، اب سنئے کہ علمائے کرام فقہائے عظام کی صریح تصریحوں سے ان پر کتنی وجہ سے کفر لازم ؛

کفریہ ۱ : یہی اقرار کفر کہ جو اپنے کفر کا اقرار کرے وہ پکا کافر ہے۔ نوازل فقیہ ابو اللیث، پھر خلاصہ، پھر تکملہ لسان الحکام مطبوعہ مصر ص۵ ورجل قال انا ملحد یکفر[5] جو اپنے الحاد کا اقرار کرے وہ کافر ہے۔

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۰

[2] مشکوۃ المصابیح باب لاتقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مطبع مجتبائی دہلی نصف ثانی ص ۴۸۱

[3] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۱

[4] " " " " " " " " " ص ۳۰

[5] خلاصۃ الفتاوی کتاب الفاظ الکفر فصل ثانی جنس خامس مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴/۳۸۶

اشباہ فن ثانی کتاب السیر باب الردۃ ،

قیل لہا انت کافرۃ فقالت انا کافرۃ کفرت[1]

کسی نے کہا تُو کافرہ ہے، کہا میں کافرہ ہوں، وُہ کافرہ ہوگئی۔

فتاوٰی عالمگیری مطبع مصر ۱۳۱۰ھ جلد ۲ ص ۲۶۹ ،

مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بہذا[2]

ایک مسلمان اپنے ملحد ہونے کا اقرار کرے کافر ہوجائے گا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ اس میں مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سُنا جائے گا۔

کفریہ ۲ : اسی قول میں تمام اُمت کو کافر مانا، یہ خود کفر ہے۔ شفا شریف امام قاضی عیاض ص ۳۹۲ و ص ۳۶۳ ،

نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ[3]

جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام اُمت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وُہ یقیناً کافر ہے۔

کفریہ ۳ : تقویۃ الایمان ص ۲۰ ،

"غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کرلیجئے، یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے"[4]

یہاں اللہ سبحنہ کے علم کو لازم و ضروری جانا اور معاذ اللہ اس کا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے جب چاہے دریافت کرے چاہے جاہل رہے، یہ صریح کلمہ کفر ہے۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸ ،

یکفر اذا وصف اللہ تعالٰی بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص[5]

جو شخص اللہ تعالٰی کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وُہ کافر ہے۔

بحرالرائق مطبع مصر ج ۵ ص ۱۲۹ ، بزازیہ مطبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳ ۔ جامع الفصولین

---

[1] الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن کراچی ۱/۲۹۹

[2] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۹

[3] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ما ہو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی بلاد العثمانیہ ۲/۲۷۱

[4] تقویۃ الایمان الفصل الثانی فی رد الاشراک فی العلم مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۴

[5] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۵۸

مطبع مصر ج ۲ ص ۲۹۸ ؛

لو وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ یکفر[1]	اگر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں کافر ہوگیا۔

کفریہ ۴ : "جب چاہے دریافت کرنے" کا صاف یہ مطلب کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہاں اختیار ہے[عہ] کہ جب چاہے دریافت کرے تو علم الٰہی قدیم نہ ہوا اور یہ کھلا کلمۂ کفر ہے۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲ :

لو قال علم خدائے قدیم نیست یکفر کذا فی التتارخانیۃ[2] ملخصًا۔	جو علم خدا کو قدیم نہ مانے وہ کافر ہے یہ ہی تاتارخانیہ میں ہے اھ ملخصاً۔

کفریہ ۵ : ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ ص ۳۵ و ۳۶ :

تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رؤیت بلا جہت و محاذات (الی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات[3] مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ مے شمارد اھ ملخصاً۔	اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان اور جہت سے پاک قرار دینا اور اس کا دیدار بلا جہت و کیفیت ثابت کرنا (آگے یوں کہا) یہ تمام امور از قبیل بدعت حقیقیہ ہیں اگر کوئی شخص ان مذکورہ اعتقادات کو دینی اعتقاد شمار کرے۔ ملخصاً (ت)

اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و ضلالت ہے اس میں اس نے تمام ائمہ کرام و پیشوایانِ مذہب اسلام کو بدعتی و گمراہ بتایا۔ شاہ عبدالعزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۴۳ھ ص ۲۵۵ میں فرماتے ہیں :

عقیدہ سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و او را جہتے از فوق و تحت متصور نیست و ہمیں است مذہب اہل سنت و جماعت[4]	تیرھواں عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے مکان اور فوق و تحت کی جہت متصور نہیں ہے ویہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے (ت)

[عہ] اس کے متعلق شرح عقائد و فقہ اکبر و شرح فقہ اکبر کی عبارات کفریہ ۱۰ کے رد میں دیکھئے ۱۲ منہ

[1] جامع الفصولین الفصل الثامن والثلاثون فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی ۲/ ۲۹۸

[2] فتاوٰی ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۶۲

[3] ایضاح الحق (مترجم اردو) فائدہ اول پہلا مسئلہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۷۷ و ۷۸

[4] تحفہ اثنا عشریہ باب پنجم در الٰہیات سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۴

بحرالرائق ج ۵ ص ۱۲۹، عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹:

یکفر باثبات المکان للہ تعالٰی[1]

اللہ تعالٰی کے لئے مکان ثابت کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے۔

فتاوٰی قاضی خان فخر المطابع ج ۴ ص ۴۴۲،

رجل قال خدائے برآسمان میداند کہ من چیزے ندارم یکون کفرا لان اللہ تعالٰی منزہ عن المکان[2]

کسی نے کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں، کافر ہوگیا، اس لئے کہ اللہ تعالٰی مکان سے پاک ہے۔

خلاصہ کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲،

لو قال نردبان بنہ و برآسمان برآئے و با خدائے جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالٰی[3]

اگر کوئی یوں کہے کہ سیڑھی لگاؤ اور آسمان پر جاکر خدا سے جنگ کرو، تو کافر ہوجائے گا اس لئے کہ اس نے اللہ تعالٰی کے لئے مکان مانا۔ (ت)

کفریہ ۶: رسالہ یکروزی مطبع فاروقی ص ۱۴،

بعد اخبار ممکن ست کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصے از نصوص نگردد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ست[4]

خبر دینے کے بعد ممکن ہے کہ اللہ تعالٰی اُسے بھلا دے پس حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کی ہم مثل ثابت کرنا ہرگز نصوص میں سے کسی نص کی تکذیب نہیں، اور قرآن پاک کے نازل کرنے کے بعد اس کا سلب ہوجانا ممکن ہے۔ (ت)

اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام صفات کمالیہ میں حضور کا شریک و ہمسر محال ہے، اور بعض علماء اس پر دلیل لائے تھے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ

---

[1] بحرالرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/۱۲۰
فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۵۹

[2] فتاوٰی قاضی خان کتاب السیر باب مایکون کفرا من المسلم الخ نولکشور لکھنؤ ۴/۸۸۳

[3] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴/۳۸۳

[4] رسالہ یکروزی (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۴

تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل بھی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذبِ الٰہی لازم آئے، اس کے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالےٰ قرآن مجید دلوں سے محو کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی، یہاں صاف اقرار کردیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جانے میں تو حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر انھیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کردے تو تکذیب کہاں سے آئے گی کذاب کسی کو وہ نص یاد ہی نہیں جو جھوٹ ہو جانا بتائے غرض سارا ڈر بندوں کا ہے جب اُن کی مت ماردی پھر پروا کیا تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا (ظالموں کی باتوں سے اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے۔ت)

شفا شریف ص ۳۹۱۔

من دان بالوحدانیة وصحة النبوة ونبوة نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحة بزعمہ اولم یدعہا فھو کافر باجماع[1]

جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اُن باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

حضرات انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کا کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر مرتد نہ ہوگا، اس مسئلے میں شخص مذکور اور اس کے کاسہ لیسوں کے اقوال سخت ہولناک و بیباک و ناپاک ہیں جن کی تفصیل و تشریح اور ان کے رد بلیغ کی تنقیح ہماری کتاب سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح (۱۳۰۷ھ) سے روشن۔

کفریہ ۶ : یکروزی ص ۱۴۵ :

لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر ملٰئکہ و انبیاء خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد۔[2]

اللہ تعالیٰ کے لئے مذکور کذب کو ہم محال نہیں مانتے کیونکہ واقع کے خلاف کوئی قضیہ خبر بنانا اور اس کو فرشتوں اور انبیاء پر القاء کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے خارج نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زاید ہو جائے (ت)

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ہو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/ ۲۶۹

[2] رسالہ یکروزی (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷

اس میں صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لئے کر سکتا ہے وہ سب خدائے پاک کی ذات پر بھی روا ہے جس میں کھانا پینا، سونا، پاخانہ پھرنا، پیشاب کرنا، چلنا، ڈوبنا، مرنا سب کچھ داخل۔ لہٰذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج۔

کفریہ ۸: یکروزی ص ۱۲۵:

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ میشمارند و او را جل شانہ بآں مدح می کنند بر خلاف اخرس و جماد و صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت بتنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نماید ہماں شخص ممدوح می گردد بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ یا ہر گاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز بند گردد یا کسے دہن او را بند نماید ایں شخاص نزد عقلا قابل مدح نیستند بلکہ عدم تکلم کلام کاذب تنزہا عن عیب الکذب و تنزہا عن التلوث بہ از صفات مدح ست[1] اھ ملخصا۔

عدم کذب کو اللہ تعالیٰ کے لئے کمالات میں سے شمار کرتے ہیں اور عدم کذب کو گونگے اور جماد کے مقابلہ میں اللہ تعالے کی مدح بتاتے ہیں، اور جبکہ صفت کمال یہ ہے کہ کسی شخص کو جھوٹ بولنے پر قدرت ہو تو وہ مصلحت اور حکمت کی بنا پر جھوٹی بات کہنے سے گریز کرے تو ایسا شخص مدح کا مستحق ہوتا ہے' اس کے برخلاف کوئی ایسا شخص کہ اس کی زبان ماؤف ہو یا جب وہ جھوٹی بات کہنے کا ارادہ کرے تو اس کی آواز بند ہو جائے یا دوسرا کوئی اس وقت اس کا منہ بند کر دے تو ایسے لوگ عقلاء کے ہاں مدح کے قابل نہیں ہوتے بلکہ جھوٹ کے عیب سے بچنا اور اپنے آپ کو جھوٹ میں ملوث نہ کرنا مدح کی صفات میں سے ہے اھ ملخصا (ت)

اس میں صاف اقرار ہے کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا ممتنع بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال بالذات نہ ممتنع بالغیر، نہ ممتنع عقلی، نہ محال شرعی، صرف محال عادی ہے۔ اور وہ تصریح کرتا ہے کہ اللہ تعالے کا جھوٹ بولنا ایسا بھی نہیں جیسے گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالی کی تو اس سے مدح کرتے ہیں اور گونگے کی نہیں، تو ضرور ہوا کہ کذب الٰہی محال عادی بھی نہ ہو یہ صریح کفر ہے اور اس میں ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر جھوٹ ہر طرح روا ہے تو اس کی کسی بات پر اطمینان کیا ہے۔

کفریہ ۹: اسی قول میں صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالے میں عیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحۃً ترفع کرتے

---

[1] رسالہ یکروزی (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۸ - ۱۷

اس سے بچتا ہے یہ صراحۃً اللہ عزوجل کو قابلِ ہرگونہ نقص و عیب و آلودگی ماننا ہے کہ یہ بھی شاملِ کفریہ معظم ہزارہا کفریات کا مجموعہ ہے۔ عالمگیری قول مذکور در کفریہ ۳ اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر ۱۲۹۲ھ ص ۱۵

من نفی او اثبت ما هو صریح فی النقص	جو اللہ تعالیٰ کی شان میں کوئی ایسی بات ثابت یا
کفر	بتائے جس میں کھلی منقصت ہو کافر ہو جائے۔

کفریہ ۱۰: اسی قول میں صدقِ الٰہی بلکہ اس کی سب صفاتِ کمال کو اختیاری ماننا کہ مصلحتِ عیب و آلائش سے بچنے کو اختیار کیا ہے جس طرح کفریہ ۳ میں صفتِ علمِ غیب کو صراحۃً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور حادث و نوپیدا ہوگی۔ شرح عقائد النسفی طبع قدیم ص ۱۲۲

الصادر عن الشیئ بالقصد والاختیار	جو کسی سے اس کے قصد و اختیار سے صادر ہو
یکون حادثا بالضرورۃ۔ [۳]	بالبداہۃ حادث ہوگا۔

اور صفاتِ الٰہی کو حادث ٹھہرانا کھلا کفر ہے۔

فقہ اکبر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مطبع حنفی ۱۲۹۹ھ ص ۲۹

صفاته فی الازل غیر محدثة ولا مخلوقة	اللہ تعالیٰ کی سب صفتیں ازلی ہیں، نہ وہ نوپیدا
فمن قال انها مخلوقة او محدثة او وقف	ہیں نہ مخلوق، تو جو انہیں مخلوق یا حادث بتائے
فیها او شک فیها فهو کافر باللہ تعالیٰ۔ [۴]	یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے۔

کفر ۱۱ تا ۱۹: اسی قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے وہ سب باتیں اللہ عزوجل کے لئے ہو سکتی ہیں ورنہ تعریف نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لئے سونا ۱۱، اونگھنا ۱۲، بھٹکنا ۱۳، بھولنا ۱۴، جورو ۱۵، بیٹا ۱۶، بندوں سے ڈرنا ۱۷، کسی کو اپنی بادشاہی کا شریک ۱۸ کر لینا، ذلت ۱۹ و خواری کے باعث دوسرے کو اپنا بازو بنانا وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کہ ان سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے **آیت** لا تاخذہ سنۃ ولا نوم [۵] نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ **آیت** لا یضل ربی

---

[۱] فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۵۸

[۲] اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبہ دار الشفقت استنبول ترکی ص ۳۵

[۳] شرح العقائد النسفیہ دار الاشاعۃ العربیہ قندھار افغانستان ص ۲۲

[۴] الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر الباری جل شانہ موصوف فی الازل الخ مصطفی البابی مصر ص ۲۵

[۵] القرآن الکریم ۲/۲۵۵

ولا ینسٰی[1] نہ میرا رب بہکے نہ بھولے۔ **آیت** ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا[2] اللہ نے کسی کو اپنی جورو بنایا نہ بیٹا۔ **آیت** ولا یخاف عقبٰھا[3] اللہ کو ثمود کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں **آیت** لم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل[4] نہ کوئی بادشاہی میں اس کا ساجھی نہ کوئی دباؤ کے سبب اس کا حمایتی۔ یہ سب صریح کفر ہیں۔

کفریہ ۲۰ و ۲۱: صراط مستقیم مطبع ضیائی ۱۲۸۵ھ ص ۱۶۵:

نسبت پیر خود تا اینکہ روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفتہ و چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادہ ام و چیزہائے دیگر خواہم داد[5]

اپنے پیر کی نسبت یہاں تک کہ ایک روز ان کا دایاں ہاتھ اللہ نے اپنے خاص دست قدرت میں پکڑا، اور امور قدسیہ کی بلند و بالا چیز کو ان کے سامنے پیش کرکے فرمایا کہ تجھے میں نے یہ چیز دے دی اور مزید چیزیں دوں گا۔ (ت)

ص ۱۲:

مکالمہ و مسامرہ بدست مے آید[6] (مکالمہ اور گفتگو حاصل ہوگی۔ ت)

ص ۱۵۳:

گاہے کلام حقیقی ہم مے شود[عــہ][7] (اور کبھی کلام حقیقی بھی ہوتی ہے۔ ت)

شفا شریف ص ۳۹۰:

من اعترف بالٰہیۃ اللہ تعالٰی ووحدانیتہ ولکنہ ادعی لہ ولدا او صاحبۃ فذٰلک کفر باجماع المسلمین وکذٰلک من ادعی مجالسۃ

جو اللہ تعالٰی کی الوہیت و توحید کا تو قائل ہو مگر اس کے لئے جورو یا بچہ ٹھہرائے وہ باجماع مسلمین کافر ہے اسی طرح جو اللہ تعالٰی کے ساتھ ہمنشینی

عــہ یہ صراحۃً اپنے پیر وغیرہ کو نبی بتاتا ہے ۱۲ سل السیوف

---

[1] القرآن الکریم ۲۰/ ۵۲

[2] القرآن الکریم ۷۲/ ۳

[3] ؍ ۹۱/ ۱۵

[4] ؍ ۱۷/ ۱۱

[5] صراط مستقیم باب چہارم خاتمہ در بیان پارہ از واردات الخ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۶۳

[6] ؍ ہدایت رابعہ در بیان ثمرات حب عشقی ؍ ؍ ؍ ص ۱۲

[7] ؍ باب سوم فصل چہارم تکملہ در بیان سلوک ؍ ؍ ؍ ص ۱۳۳

اللہ تعالیٰ والعروج الیہ ومکالمتہ او حلولہ[1]۔

اس تک صعود اس سے باتیں کرنے کا مدعی ہو۔

ص ۳۶۲ :

وکذلک من ادعی منہم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ او انہ یصعد الی السماء و یدخل الجنۃ ویاکل من ثمارھا ویعانق الحور العین فھؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم[2]

اسی طرح جو بنا متصوف دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ سے وحی کرتا ہے اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو، یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اس کے پھل کھاتا حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے۔

حوروں سے اس معانقہ کے دعوے پر تو یہ حکم ہے خود رب العزت سے ہاتھ ملا کر مصافحہ پر کیا حکم ہوگا۔

تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۹۹ :

در حین بعثت بلکہ در حین مناجات ومکالمہ کہ اعلائے مراتب قرب بشری با جناب خداوندی ست[3]۔

نبی کی بعثت کے وقت بلکہ مکالمہ اور مناجات کے وقت جو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بشری قرب کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔ (ت)

اس ترقی سے صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت سے خاص رہے، دنیا میں کسی کے لئے اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعوی صراحۃً اس کی نبوت کا دعوی ہے۔ تفسیر عزیزی سورہ بقرہ مطبع کلکتہ ۱۲۴۹ھ ص ۴۲۲ زیر قولہ تعالیٰ وقال الذین لایعلمون لولا یکلمنا اللہ :

منشائے ایں گفتگوئے ایشاں جہل ست زیرا کہ نمی فہمند کہ رتبہ ہمکلامی با خدائے عزوجل بس بلند ست ہنوز بہ پایۂ اولیں آں کہ ایمان ست نرسیدہ اند وآں رتبہ مختص ست بملائکہ وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیر ایشاں را ہرگز میسر نمی شود پس فرمائش ہمکلامی با خدا گویا فرمائش آنست کہ تا ہمہ را پیغمبراں

ان کی اس گفتگو کا منشاء جہالت ہے کیونکہ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلامی کا رتبہ بہت بلند ہے یہ لوگ ابھی ایمان کی ابتداء کو نہیں پہنچے حالانکہ وہ رتبہ ہمکلامی فرشتوں اور انبیاء کو ہی حاصل ہے کسی دوسرے کو ہرگز میسر نہیں ہے، تو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کی فرمائش کرنا گویا یہ فرمائش ہے کہ وہ

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۶۸

[2] " " " " " " " " " " " " " " ۲/۲۷۱-۲۷۰

[3] تحفہ اثنا عشریہ باب ششم در بحث نبوت سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۹۴

یا فرشتہ سازد[1]

سب پیغمبر یا فرشتے بنا دے (ت)

شرح عقائد جلالی مطبع مصر ص ۱۰۶ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا مدعی ہو کافر ہے، فرمایا:

المکالمۃ شفاھا منصب النبوۃ بل اعلی مراتبھا وفیہ مخالفۃ لما ھو من ضروریات الدین وھو انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل صلوۃ المصلین[2]۔

اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اُس کے مراتب میں اعلیٰ مرتبہ ہے تو اس کے دعوے کرنے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔

کفریہ ۲۲: صراط مستقیم ص ۱۲:

از جملہ آں شدت تعلق قلب ست بمرشد خود استقلالاً یعنی نہ باں ملاحظہ کہ ایں شخص کہ ناودان فیض حضرت حق و واسطہ ہدایت اوست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق ہماں می گردد چنانکہ یکے از اکابر این طریق فرمودہ کہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید ہرآئینہ مرا با او التفات درکار نیست[3]۔

ان میں سے ایک یہ کہ اپنے مرشد سے شدید قلبی مستقل تعلق یعنی یہ لحاظ نہ ہو کہ یہ مرشد اللہ تعالےٰ کے فیض کا ذریعہ اور اس کی ہدایت کے لئے واسطہ ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ عشق کا تعلق صرف اسی سے ہو چنانچہ اس طریقت کے ایک بڑے نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالےٰ مجھ پر میرے مرشد کے لباس و شکل کے بغیر تجلی فرمائے تو مجھے اس کی طرف التفات درکار نہیں ہے (ت)

شخص مذکور کے پیروؤں سے استفسار ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بتائیں یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ ایک بات کہنے دوسری جگہ آپ ہی اس کو کفر و ضلالت بنا دینے کا عادی ہے۔

تقویۃ الایمان ص ۱۵۶:

> " اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بیحواس ہو گئے پھر کیا کہے

---

[1] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) سورہ بقرہ، تحت آیۃ ۲/۱۱۸ مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۲۷

[2] الدوانی علی العقائد العضدیۃ بحث توبہ سے قبل ″ ″ ″ ص ۱۰۹

[3] صراط مستقیم ہدایت ثانیہ افادہ ۲ المکتبۃ السلفیۃ لاہور ص ۱۱

ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں مارتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت میں تجلی ہو تو ہرگز اس کو نہ دیکھوں، اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے ؎

بے ادب محروم گشت از فضلِ رب " ملخصاً[1]

میں کہتا ہوں ہاتھ ملا کر باتیں ہوتا تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں ؎

بے ادب محروم ماند از فضل رب

کفریہ ۲۳ : تقویۃ الایمان ص ۱۴ :

" جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اس کے سوا کسی کو نہ مانے "[2]

ص ۹، ۱۰، ۱۷ :

" اللہ صاحب نے فرمایا کسی کو میرے سوا نہ مانیو "[3]

ص ۱۸ : " اللہ کے سوا کسی کو نہ مان "[4] ص ۷ : " اوروں کو ماننا محض خبط ہے "[5]

یہاں انبیاء و ملائکہ و قیامت و جنت و نار وغیرہا تمام ایمانیات کے ماننے سے صاف انکار کیا اور ان کا اقرار، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر رد کر دیا، یہ کھلا ہوا صدہا کفریات کا مجموعہ ہے، مسلمانوں کے مذہب میں جس طرح اللہ عزوجل کا ماننا فرض ہے یونہی ان سب کا ماننا جزء ایمان ہے ان میں جسے نہ مانے گا کافر ہے۔ ہر اردو زبان والا جانتا ہے کہ ماننا تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہیں ولہٰذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ " ماننا " اور کفر کا ترجمہ " نہ ماننا " کرتے ہیں

آیت (بقرہ) ءَ انذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون[6]

موضح القرآن ترجمہ شاہ عبدالقادر : تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وے نہ مانیں گے[7]

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الخامس فی رد الاشراک فی العادات مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۹

[2] ″ الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک ″ ″ ″ ص ۱۰

[3] ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ص ۱۲

[4] ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ص ۱۲

[5] ″ پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں ″ ″ ″ ص ۵

[6] القرآن الکریم ۲/۶

[7] موضح القرآن ترجمہ شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۴

آیت (یٰسٓ) لقد حق القول علیٰ اکثرھم فھم لا یؤمنون ۝[1]

موضح القرآن، ثابت ہو چکی بات اُن بہتوں پر سو وے نہ مانیں گے[2]

آیت (نساء) یؤمنون بما انزل الیک[3]

موضح القرآن، سو مانتے ہیں جو اُترا تجھ پر[4]۔

آیت (اعراف) وقطعنا دابر الذین کذّبوا بایٰتنا وما کانوا مومنین ۝[5]

موضح القرآن، اور کچھاڑی کاٹی اُن کی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے[6]

آیت (انعام) واذا جاءک الذین یؤمنون بایٰتنا فقل سلٰم علیکم[7]

موضح القرآن، اور جب آویں تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے تم پر[8]

آیت (بقرہ) اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ و ملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ[9]

موضح القرآن، مانا رسول نے جو کچھ اُترا اس کو رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو[10]

دیکھو اللہ تعالےٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں سب کو مانا، یہ شخص کہتا ہے اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو۔

آیت (اعراف) قال الذین استکبروا انا بالذی اٰمنتم بہ کٰفرون ۝[11]

موضح القرآن، کہنے لگے بڑائی والے جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے[12]

---

[1] القرآن الکریم ۳۶/۷

[2] موضح القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۵۲۰

[3] القرآن الکریم ۴/۱۶۲

[4] موضح القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۱۲۶

[5] القرآن الکریم ۷/۷۲

[6] موضح القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۱۹۳

[7] القرآن الکریم ۶/۵۴

[8] موضح القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۱۴۲

[9] القرآن الکریم ۲/۲۸۵

[10] موضح القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۶۱

[11] القرآن الکریم ۷/۷۶

[12] موضح القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۱۹۴

تو اقوالِ مذکورہ کے صاف یہ معنی[عہ] ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء ملائکہ کسی پر ایمان نہ لائے سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہوگا۔ لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان مترجمہ سلطان حسان مطبع فاروقی ص ۲۰ میں ہے :

"اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو اُن کو نہ مانے اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔"[1]

سبحٰن اللہ! دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ کو نہ مانے وہ بدعتی جہنمی، پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو مانے وہ مشرک دوزخی۔ کفی اللہ المؤمنین القتال (مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے لڑائی میں۔ ت)

کفریہ ۲۴ : صراط مستقیم ص ۳۸ :

صدیق من وجہ مقلد انبیاء می باشد و من وجہ	صدیق من وجہ انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور من وجہ
محقق در شرائع پس اگر صدیق زکی القلب	احکام شریعت میں محقق ہوتا ہے۔ اگر صدیق زکی القلب
ست رضا و کراہیت حضرت حق در افعال و	ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور عدم رضا کو افعال و

عہ اگر اس کے کلام کے کچھ سے کچھ معنے اپنے جی سے گھڑیئے بھی تو اولاً تو صریح لفظ میں تاویل کیا معنی، شفا شریف صفحہ ۳۲۲ :

والتاویل فی لفظ صراح لا یقبل[2] صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ مقبول نہیں۔

ثانیاً وہ آپ سب تاویلوں کا دروازہ بند کر چکا تو اس کے کلام میں بناوٹ نہ رہی گھڑت ہے جو اسے خود قبول نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۵ :

"یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولئے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے، معمّا اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ کہ باپ اور بادشاہ۔"[3]

یہ نفیس فائدہ ہر جگہ ملحوظ خاطر رہے کہ اکثر حرکات مذبوحی کا جواب شافی ہے ۱۲ سل السیوف

---

[1] تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر الاصحاب علمی کتب خانہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۰۵

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/ ۱۰ - ۲۰۹

[3] تقویۃ الایمان الفصل الخامس علمی کتب خانہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۹

اقوال مخصوصہ وصحت و بطلان در عقائد خاصہ و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات شخصیہ بنور جبلی خود دریافت می نماید[1]

اقوال مخصوصہ میں اور صحت و بطلان کو عقائد خاصہ، پسندیدہ و ناپسندیدہ کو اخلاق و عادات شخصیہ میں اپنے فطری نور سے جان لیتا ہے۔ (ت)

ص ۳۹ ،

پس احکام ایں امور مذکورہ او را بدو وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصاً و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی ست و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل ست نور جبلی او بسوئے کلیات او را رہنمونی میسوزیہ پس علم کلیہ شرعیہ او را بدو واسطہ می رسد بوساطت نفس او بے بوساطت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پس در کلیات شریعت حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیاء ہم میتواں گفت و ہم استاذ انبیاء ہم و نیز طریق اخذ آنہم شعبہ ایست از شعب وحی کہ آنرا در عرف شرع بنفث فی الروع تعبیر مینمایند و بعضے اہل کمال آں را بوحی باطنی مے نامند[2]

پس مذکورہ احکام اس کو دو طرح معلوم ہوتے ہیں، ایک خصوصی طور پر اپنے قلب کی گواہی سے، اور دوسرا عموماً شرعی کلیات میں داخل ہونے کی وجہ سے، اور پہلے طریقہ سے حاصل شدہ علم تحقیقی ہے اور دوسرا تقلیدی ہے، اور اگر ذکی العقل ہو تو اس کا فطری نور کلیات کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے، پس امور کلیہ شرعیہ اس کو دو طرح سے پہنچتے ہیں ایک فطری نور کے ذریعے سے، دوسرا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے واسطے پس شرعی کلیات اور حکم و احکام ملت میں اس کو انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں اور ان کا ہم استاذ بھی کہہ سکتے ہیں نیز ان کے اخذ کا طریقہ وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے جس کو عرفِ شرع میں نفث فی الروع سے تعبیر کرتے ہیں، اور بعض اہل کمال اس کو باطنی وحی کا نام دیتے ہیں۔ (ت)

ص ۴۰ ،

ہمیں معنی را بامامت و وصایت تعبیری کنند و علم ایشاں را کہ بعینہ علم انبیاء ست لیکن بوحی ظاہری متلقی نشدہ بحکمت مے نامند[3]

اسی معنی کو امامت اور وصایت سے تعبیر کرتے ہیں اور ان کے علم کو جو کہ بعینہ انبیاء کا علم ہے لیکن یہ ظاہری وحی سے حاصل نہیں ہوتا، اسکو حکمت کا نام دیتے ہیں (ت)

---

[1] صراط مستقیم ہدایت رابعہ در بیان ثمرات حب ایمانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۳ و ۳۴

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۴

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۵

ص ۱۴۱

لابد او را بحافظے مثل محافظت انبیا کہ مسمّی بعصمت ست فائز مے کنند[1]	ضروری ہے کہ اس کو محفوظ قرار دیا جائے جس طرح انبیاء کا محفوظ ہیں، جس کو عصمت کہتے ہیں (ت)۔

ص ۲۳۲

نادانی کہ اثبات وحی باطنی وحکمت ووجاہت وعصمت مر غیر انبیاء را مخالف سنت واز جنس اختراع بدعت ست ونادانی کہ ارباب ایں کمال از عالم منقطع شدہ اند[2] اھ ملخصًا۔	یہ نہ سمجھنا کہ باطنی وحی، حکمت، وجاہت اور عصمت کو غیر انبیاء کے لئے ثابت کرنا خلاف سنت اور از قبیل اختراع بدعت ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ اس کمال کے لوگ دنیا سے ختم ہوچکے ہیں اھ ملخصًا (ت)۔

اس قول ناپاک میں اس قائل بیباک نے بے پردہ وحجاب صاف صاف تصریحیں کیں کہ بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جزئیہ وکلیہ بے وساطت انبیاء اپنے نور قلب سے بھی پہنچتے ہیں۔ خاص احکام شرعیہ[عہ1] میں انھیں وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیاء کے مقلد ہیں اور ایک طرح تقلید انبیاء سے آزاد احکام شرعیہ میں خود محقق وہ انبیاء کے شاگرد بھی ہیں اور ہم استاد بھی۔ تحقیقی علم وحی سے جو انھیں بے توسط انبیاء خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے، انبیاء کے ذریعے سے جو ملتا ہے وہ تقلیدی بات ہے۔ وہ علم میں انبیاء کے برابر وہمسر ہوتے ہیں فرق اتنا ہے کہ انبیاء کو ظاہری وحی آتی ہے انھیں باطنی، وہ انبیاء کے مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے یہ علم حکمت غیر نبی کو نبی[عہ2] بناتا ہے جب ایک معصوم کو اعمال واعتقادات وغیرہا امور شرعیہ میں احکام الٰہیہ

[عہ1] اقول اور احکام شرعیت میں بھی کلیہ کی تصریح کردی کہ کوئی ناواقف یہ دھوکا نہ کھائے کہ یہ لوگ مجتہدین امت سے ہیں، اگرچہ بے وساطت انبیاء حکم پہنچنا ہی اخراج مجتہد کو بس تھا مگر زیادت فرق وکمال صراحت کے لئے احکام کلیہ کا اونچا طرہ چمکتا پھندنا لٹکا دیا کہ احکام کلیہ شرعیہ تو نبی ارشاد فرماتا ہے کہ مجتہد کی اتنی شان کہ ان سے احکام جزئیہ استنباط کرتا ہے، یہاں ایسا نہیں بلکہ انھیں خود احکام کلیہ شرعیت بے وساطت نبی بذریعہ وحی پہنچتے ہیں۔ مسلمانو! خدا کے واسطے اور نبی کسے کہتے ہیں ۱۲ سل السیوف

[عہ2] اور نبی بھی کیسا صاحب شریعت ۱۲ سل السیوف

---

[1] صراط مستقیم ہدایت رابعہ در بیان ثمرات حب ایمانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۵

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۶

بے توسط انبیا خود بذریعہ وحی آئے پھر نبوت اور کس شے کا نام ہے فقط وحی باطنی ہونا کچھ منافیِ نبوت نہیں ، بہت انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو وحی الٰہی باطنی طور پر آتی۔ کہا جاتا ہے کہ سیدنا داود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی اسی طرح کی تھی کما نقلہ الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری (جیسا کہ امام بدر محمود نے عمدۃ القاری میں اسے نقل کیا۔ ت) خود حضور اقدس سید الانبیا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو بہت احکام اسی وحی باطنی سے آتے جسے نفث فی الروع کہتے ہیں، علماء نے جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر وحی آنے کی سات صورتیں لکھیں ان میں یہ بھی ذکر فرمائی کما فی العمدۃ والارشاد وغیرہما، تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق اگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہیں۔ مشکوٰۃ شریف مطبع انصاری ۱۳۰۲ھ ص ۴۴۴[1]

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقہا، الحدیث۔ رواہ البغوی فی شرح السنۃ قلت وبنحوہ رواہ الحاکم عنہ والبزار فی مسندہ عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی غیر انہ لم یذکر جبرئیل کالبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے الحدیث (اسے بغوی نے شرح السنۃ میں روایت کیا قلت (میں کہتا ہوں) اور ایسی روایت امام حاکم نے ان سے کی اور بزار نے اپنی مسند میں حضرت حذیفہ سے اور طبرانی نے کبیر میں حسن بن علی سے مگر انھوں نے جبریل کا ذکر نہ کیا جس طرح بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ذکر کیا ہے۔ ت)

شفا شریف سے زیر کفر ۲ گزرا کہ صرف وحی کا مدعی کافر ہے اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے[3] تفسیر عزیزی

عـہ زیادت جلیلہ علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ ص ۲۱۱ میں فرماتے ہیں :

ھذا القول کفر لامحالۃ بالاجماع منہ

یہ قول یقیناً باجماع امت بہت وجوہ سے کفر ہے

(باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح باب التوکل والصبر الفصل الثانی مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۵۲

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

[3] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ہو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۷۰

ص ۴۴۴ ؛

معرفت احکام شرعیہ بدون توسیط نبی ممکن نیست۔[1]

شرعی احکام کی معرفت انبیاء کی وساطت کے بغیر ممکن نہیں (ت)

تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۴۰ ؛

آنچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برو و وضع حمل نماید دروغیست بے مزہ زیرا کہ کسے از فرق اسلامیہ وغیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نشدہ حجاج چہ قسم ایں را مسلم مے داشت[2]

جو کہا جاتا ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آئی کہ تو خانہ کعبہ میں جا اور وہاں بچے کی پیدائش کر، یہ سب جھوٹ اور بے مزہ بات ہے کیونکہ کوئی بھی اسلامی اور غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنت اسد کی نبوت کا قائل نہیں ہے، حجاج اس کو کس طرح تسلیم کرسکتا ہے (ت)

غرض اس ناپاک کلمے کے کلمہ کفر ہونے میں اصلاً شک نہیں اور اس میں اور بھی خباثتیں ہیں مثلاً غیر نبی کو تقلید انبیاء سے بری و آزاد اور احکام شرعیہ میں خود محقق اور علوم میں حضرت انبیاء کا ہمسر و ہم استاد اور بتقلید روافض مثل انبیاء معصوم ماننا ان کی شناعتیں ہر بچے مسلمان پر ظاہر ہیں یہاں صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ پر اختصار کروں القول الجمیل شاہ صاحب مطبوعہ مطبع احمدی ص ۵۴ ؛

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

وجوہ منہا دعوی تلقی الاحکام الشرعیۃ من اللہ تعالٰی بلا واسطۃ نبی وذلک دعوی نبوۃ اھ مختصراً۔[3]

از انجملہ یہ کہ اس میں اللہ تعالٰی سے بغیر وساطت نبی احکام شرعیہ لینے کا ادعا ہے اور یہ نبوت کا دعوٰی ہے اھ مختصراً (ت)

امام الوہابیہ کے کفر اجماعی کا یہ خاص جزئیہ ہے والعیاذ باللہ رب العالمین ۱۲ منہ مدظلہ

---

[1] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) بیان افرادِ فرقہ امامیہ پ الٓمٓ مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۴۹

[2] تحفہ اثنا عشریہ کید ہشتاد و ہفتم سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۹

[3] الحدیقۃ الندیۃ

سألته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سؤالا روحانيا عن الشيعة فاومیٰ الی ان مذهبهم باطل و بطلان مذهبهم يعرف من لفظ الامام ولما افقت عرفت ان الامام عندهم هو المعصوم المفترض طاعته الموحیٰ اليه وحيا باطنيا وهذا هو معنی النبي فمذهبهم يستلزم انكار ختم النبوة قبحهم الله تعالیٰ۔[1]

میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رافضیوں کے بارے میں روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا کہ اُن کا مذہب باطل ہے اور اس کا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھے ہوش آیا میں نے پہچانا کہ ان کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اس کی طاعت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہو، اور یہی معنی نبی کے ہیں تو اُن کے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے، اللہ ان کا بُرا کرے۔ (ت)

دیکھو یہ وہی امامت وہی عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم بتاتے ہیں، ہمیں صاحب اُن رافضیوں کو تو کہا گیا کہ اللہ ان کا بُرا کرے کیا اُسے نہ کہا جائے گا کہ اُن کی طرح اسکا بھی بُرا کرے اور اسے ان کے ساتھ ایک زنجیر میں باندھے، آمین! غالباً اصل مقصود اپنے پیر رائے بریلی سید احمد کو کہ نواب امیر خاں کے یہاں سواروں میں نوکر اور بیچارے نرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنانا تھا اسکی یہ تمہیدیں اٹھائی گئی تھیں کہ بعض اولیاء اس طرح کے بھی ہوتے ہیں اور یہ وحی و عصمت وغیرہ سب کچھ گھڑ کر نبوت کا پورا خاکہ اتارا اخیر میں یہ بھی بتا دی کہ اس مرتبہ کے لوگوں کو دنیا سے معدوم نہ جانو قیامت تک ہوتے رہیں گے، پھر یہاں تو یہ بتا دیا کہ اس مرتبہ کو حکمت کہتے ہیں اُدھر ختم کتاب میں اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگوئیں لکھ کر پچھلا نتیجہ دکھا دیا کہ:

امثال این وقائع واشباہ این معاملات صدہا پیش آمد تا اینکہ کمالات طریق نبوت بذروۂ علیا خود رسید والہام وکشف بعلوم حکمت انجامید۔[2]

ان واقعات جیسے اور ان معاملات کے مشابہ سینکڑوں پیش آئے تاکہ نبوت کے راستے کے کمالات اپنے اعلیٰ مقام تک پہنچ جائیں اور علم حکمت کا الہام و کشف انجام پذیر ہو۔ (ت)

بس کُھل گیا کہ اس زمانے کے وہ وحی والے معصوم انبیاء کے ہم استاد و تقلید انبیاء سے آزاد و بیواسطۂ انبیاء احکام شریعت خدا سے پانے والے یہ پیر جی ہیں میں تو اس عیاری کا قائل ہوں کہ ابتداءً یوں ذکر دیا

---

[1] الدرالثمین شاہ ولی اللہ

[2] صراط مستقیم خاتمہ در بیان پارہ از واردات و معاملات المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۶۵

پیرجی معصوم ہیں پیرجی پر وحی اترتی ہے بلکہ یوں بانی باندھا کہ صدر کتاب میں بے محابانہ بعض اولیاء کے لئے ان منصبوں کا ثبوت مانا اور بنام حکمت مسمّٰی کیا پھر جتا دیا کہ خبردار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے میں ایسے کہیں نہیں بلکہ ہمیشہ رہیں گے پھر آخر کتاب میں پیرجی کے لئے درجۂ حکمت ثابت کر دیا یعنی بس سمجھ جاؤ یہ وہی منصب ہے جس کا ہم تمام و کمال سب کچھ اوپر بتا آئے ہیں غرض نبوت تو ساری جم گئی مگر تین کھٹکے رہ گئے تھے ایک سب سے بڑا یہ کہ آیۂ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب ہوگا، اس کی فکر کو وہ مسئلہ گھڑا کہ اللہ تعالٰے کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہیں، ظاہر ہے کہ جب کلام الٰہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے نکل جائے اس کی بات جھوٹی ہونی جائز و روا سمجھنے لگیں گے تو پھر آیت سے اعتراض کا محل نہ رہے گا، دوسرا اندیشہ پیرجی الف کے نام بے نہیں جانتے اس پر کوئی طعن کر بیٹھا کہ نبی اور بے علم. یہ کیسا خبط بے ربط، تو اس کا یہ سامان کر لیا کہ پیرجی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں اسی لئے نرے امّی رہے ص ۲[1]

ازبسکہ نفس عالی حضرت ایشاں بر کمال مشابہت جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات در بدءِ فطرت مخلوق شدہ بنا علیہ لوح فطرت ایشاں از نقوش علوم رسمیہ و راہ دانشمنداں کلام و تحریر و تقریر مصفّٰی ماندہ بود[1]	چنانچہ اُن حضرت کی عالی ذات کو جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے ساتھ ابتداءِ فطرت میں کامل مشابہت دے کر پیدا کیا گیا اسی بنا پر ان حضرت کی لوح فطرت رسمی علوم اور علماء کی راہ و کلام تحریر و تقریر سے مصفّٰے رہی تھی (ت)

افسوس پیرجی کا عیب چھپانے کو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ساتھ ایسی تشبیہ، شفاء شریف میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ص ۲۳۶[2]

حاقر النبوۃ ولا معظم الرسالۃ ولا لحرمۃ المصطفٰی (الی قولہ) فحق ھذا ان درئ عنہ القتل الادب والسجن[2] الخ۔	جس نے نہ نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزت کی اگر اس سے قتل دفع کریں تو اس کی سزا تعزیر و قید ہے۔ (ت)

ص ۲۳۷[3]

کون النبی اُمّیّاً آیۃ لہ وکون ھذا اُمّیّاً نقیصۃ فیہ وجہالۃ[3]	نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا امّی ہونا حضور کے لئے معجزہ ہے اور اس شخص کا امّی ہونا اس میں عیب و جہالت۔ (ت)

---

[1] صراط مستقیم   خاتمۂ کتاب   المکتبۃ السلفیۃ لاہور   ص ۲

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے   فصل الوجہ الخامس   المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲۳۶/۲

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۲۳۳/۲

تیسرا بڑا اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا کر کے براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھتے یا کسی ذی علم ہی نے بقصد تفضیح و تعجیز فرمائش کر دی تو کیسی بنے گی اس کی یوں بھی پیش بندی کر لی گئی۔ تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ سلطان خاں ص ۱۰۹ ، ۱۱۰ ؛

> " جس شخص سے کوئی معجزہ ظاہر ہو اس کو پیغمبر جاننا یہ عادتیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور مکہ والے اگلے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا ایسی ہی باتوں کو مٹانے کے واسطے آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہے راندا گیا خدا کے غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار[1]۔ ملتقطاً "

ظاہر ہے کہ عوام بیچارے اتنے بھاری بھاری ڈراوے موٹے موٹے لفظ سن کر کانپ جائیں گے پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان پر نہ لائے گا۔ پیش خویش ان سب کارستانیوں سے کام پورا کر لیا تھا پیر جی کی مہر کا کندہ اسمہ احمد قرار پایا تھا۔ خطبوں میں پیر جی کے نام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قہر الٰہی سے مجبور ایک غیبی گولے نے سب بے تحمیل بگاڑ دیئے پٹھانوں کے خنجر مروڑی کش نے چھٹے منڈا پچھاڑ دیئے،

سو بھی کی تھی ہی رہی بات نہ ہونے پائی
وحی و منصب کی ذرا بات نہ ہونے پائی

فقطع دابر القوم الذین ظلموا ؕ والحمد للہ رب العلمین[2] (تو ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی، اور سب خوبیوں سراہا اللہ رب سارے جہان کا۔ ت)

کفریہ ۲۵ : تقویۃ الایمان ص ۶۰[3] ، حدیث تو یہ لکھی ؛

ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ (بتاؤ اگر میری قبر پر گزرو تو تم اس کو سجدہ کرو گے۔ ت)

خود ہی اس کا ترجمہ یوں کیا کہ :

" بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو "۔

آگے جو گستاخی کی رگ اچھلی جھٹ آفت کی (الف) لکھ کر فائدہ یہ جڑ دیا :

" یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں "۔

اس کے حامی اور اس کے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے کس لفظ کا مطلب ہے ، کہاں تو وہ

---

[1] تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان الفصل الاول مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۵۵

[2] القرآن الکریم ۶/۴۵

[3] تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان الفصل الخامس " " " " " " " " ص ۶۰

لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر سے گزرے، کہاں یہ فائدہ خبیثہ کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، کیوں یہ کیسا کھلا افترا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار[1]

جو دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

وہابی صاحبو! ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ، ہمارے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء[2]

بیشک اللہ تعالی نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبروں کے بدن کھائے۔

فائدہ: یہ حدیث ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ابو نعیم وغیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، امام الائمہ ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی نے اس کی تصحیح اور امام عبدالغنی و امام عبدالعظیم منذری نے تحسین کی، امام حاکم نے کہا برشرط بخاری صحیح ہے، ابن دحیہ نے کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے۔

وہابی صاحبو! تمہارے پیشوا نے یہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی جناب میں کیسی صریح گستاخی کی

عہ **زیادت جلیلہ:** سبحان اللہ! رب العالمین جل مجدہ اُن کے غلاموں یعنی شہدائے کرام کی نسبت ارشاد فرمائے:

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون[3]

جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں خبر نہیں۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] صحیح البخاری	کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	قدیمی کتب خانہ کراچی	۲۱/۱
صحیح مسلم	تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم	" " "	۷/۱
[2] سنن ابوداؤد	باب تفریع ابواب الجمعۃ	آفتاب عالم پریس لاہور	۱۵۰/۱
سنن النسائی	کتاب الجمعۃ	نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی	۲۰۳/۱
سنن ابن ماجہ	باب ما جاء فی فضل الجمعۃ	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	ص ۷۶
[3] القرآن الکریم	۱۵۴/۲		

زرقانی شرح مواہب مطبع مصر جلد ۱ ص ۱۰۶ ،

فی الکامل للمبرد مما کفر به الفقهاء الحجاج انه رأی اناسا یطوفون حول حجرته صلی الله تعالٰی علیه وسلم فقال انما یطوفون باعواد ورمة قال الدمیری کفروه بهذا لانه تکذیب لقوله صلی الله تعالٰی علیه وسلم	ابو العباس مبرد نے کامل میں لکھا کہ ان باتوں میں جن کے سبب علمائے کرام نے حجاج ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اس نے لوگوں کو روضۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکڑیوں اور گلی ہوئی ہڈیوں کا طواف کر رہے ہیں ، علامہ

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ)

اور فرمائے :

لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون فرحین[1]	خبردار شہیدوں کو مردہ جانیو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی دئے جاتے ہیں شاد شاد ۔

اور ایک حقیر مغرور مجرمان خدا سے لقمہ خود حضور پر نور اکرم المحبوبین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کی نسبت وہ ناپاک لفظ کہے اور وہ بھی یوں کہ معاذ اللہ حضور ہی کی حدیث کا یہ مطلب ٹھہرا ہے کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں ۔ قیامت میں ان شاء اللہ تعالیٰ مر کر مٹی میں ملنے کا مزہ چکھے گا اور یہ بھی پوچھا جائے گا کہ حدیث کے کن سے لفظ ہیں اس ناپاک معنی کی بو تھی جو تو نے "یعنی" کہہ کر محبوب اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کر دیا ، حضور پر افترا خدا پر افترا ہے اور خدا پر افترا جہنم کی راہ کا پاسرا ۔

ان الذین یفترون علی الله الکذب لا یفلحون[2] متاع قلیل ولهم عذاب الیم[3]	بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا ، تھوڑا برتنا ہے اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے ۔

(انتہی از النهی الاکید عن الصلوٰۃ من وراء عدی التقلید من تصانیف المصنف العلامۃ قدس سرہٗ)

---

[1] القرآن الکریم ۳ / ۱۶۹

[2] " ۱۶ / ۱۱۶

[3] " ۱۶ / ۱۱۷

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاءؑ رواہ ابو داؤد[1] کمال الدین دمیری نے فرمایا علماء نے اس قول پر اس وجہ سے تکفیر کی کہ اس میں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے۔ (اسے ابوداؤد نے روایت کیا)

فائدہ: یہ روضۂ اقدس کا طواف کرنے والے تابعین یا اقل درجہ تبع تابعین تو ضرور تھے۔

کفریہ ۲۶: تقویۃ الایمان کی ابتداء میں شرک کی کچھ قسمیں اور اُن کا اجمالی بیان گنوا کر یہ باتیں فلاں قسم سے شرک ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کی پانچ فصلیں مقرر کیں ان فصلوں میں جو کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہے ص ۱۰ پر اسی بیان اجمالی میں لکھا:

> "حاجتیں بر لانی اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیاء و اولیاء کی یہ شان نہیں جو کسی کو مصیبت کے وقت پکارے وہ مشرک ہو جاتا ہے۔"[2]

اسی میں لکھا ص ۱۲:

> "جو کوئی انبیاء و اولیاء کی اس قسم کی تعظیم کرے مشکل کے وقت اُن کو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے ان چاروں طرح کے شرک کا صریح قرآن و حدیث میں ذکر ہے اس لئے اس باب میں پانچ فصلیں کہیں[3] اھ مختصراً۔

غرض یہ اجمالی بیان ایک دعویٰ ہے اور آگے ساری کتاب اس دعوے کا بیان و ثبوت، اب یہ دعویٰ تو یاد رکھئے کہ "جو کوئی انبیاء اولیاء کو پکارے وہ مشرک ہے" آگے ثبوت کی فصلوں میں اسی کا بیان سنئے صفحہ ۲۹:

> "اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے۔"[4]

یہ حضرات اولیاء و انبیاء علیہم افضل الصلوۃ والثناء کو "ناکارے لوگ" کہا، کیا یہ اُن کی جناب میں کھلی گستاخی نہیں؟ کیا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی شان میں گستاخی کفر خالص نہیں جس کی تفصیل شفا شریف اور اسی کی

---

[1] شرح الزرقانی علی مواہب اللدنیہ المقصد الاول قصۃ الفیل دار المعرفۃ بیروت ۱/۹۰

[2] تقویۃ الایمان مقدمۂ کتاب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۷

[3] " " " " " ص ۹

[4] " " الفصل الثالث " " " ص ۲۰

شروح وغیرہا کتب ائمہ میں ہے۔

کفریہ ۲۷: تقویۃ الایمان پہلی فصل میں اس دعوے کا کہ "انبیاء و اولیاء کو پکارنا شرک ہے" ثبوت سنئے، ص ۱۹:

> "ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہئے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے۔"

مسلمانو! ایمان سے کہنا حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی زبان سے نکل سکتے ہیں جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو، شاید اسی شخص نے اور طائفہ کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے زمانے کے موافق ہوا کہ ان میں کوئی ایسا بھی نہ رہا جس کے دل میں دانہ خردل کے برابر ایمان ہو اور حضرات انبیاء سے اُسے کچھ کام نہ ہونا بہت ٹھیک ہے کہ جب اس کے میٹھے گندے مذہب میں اُن کا ماننا ہی روا نہیں بلکہ کفر ہے تو دین تو ڈوب گیا اور دنیا جو ابلیسوں کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اس میں کسی نبی کی سرکار سے ٹکا پیسہ تبرک کی روٹی سے کی بھی امید نہیں تو ان دنیا کے ایسے کمانے والے پوتوں کو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث۔

کفریہ ۲۸ و ۲۹: یہ کفریہ اخبث شنیع سب سے بدتر خبیثہ، صراط مستقیم ص ۹۵:

بمقتضائے ظلمات بعضها فوق بعض از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر ست وصرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود ست کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان مے چسپد بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی مے بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر مے بود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز

ظلمات بعضها فوق بعض کی بنا پر زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی سے مجامعت کا خیال بہتر ہے اور اپنی ہمت کو شیخ اور ان جیسے معظم لوگوں خواہ جناب رسالتمآب ہی ہوں کی طرف مبذول کرنا اپنے گائے اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان کے دل کی گہرائی میں چپک جاتا ہے بخلاف گدھے اور گائے کے خیال میں نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور

۱؎ تقویۃ الایمان الفصل الاول مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۲

ملحوظ و مقصود می شود بشرک میکشد[1]	ذہن تعظیم بلکہ ان کا خیال بے تعظیم اور حقیر ہوتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم و اجلال نماز میں ملحوظ و مقصود ہو تو شرک کی طرف کھینچ لیتی ہے۔

مسلمانو، مسلمانو! خدارا ان ناپاک ملعون شیطانی کلموں کو غور کرو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نماز میں خیال لے جانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی کے تصور اور اس کے ساتھ زنا کا خیال کرنے سے بھی برا ہے، چنے بیل یا گدھے کے تصور میں بہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ ہاں واقعی رنڈی نے تو دل نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی اندرونی صدمہ نہ پہنچایا، ہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم میں وخاتم النبیین پڑھ کر تازی نبوتوں کا در با جلایا اُن کا خیال آنا کیوں نہ قہر ہو اُن کی طرف سے دل میں کیوں نہ زہر ہو!

مسلمانو! للہ انصاف، کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان و قلم سے نکلنے کا ہے! حاشا للہ۔ پادریوں پنڈتوں وغیرہم کھلے کافروں مشرکوں کی کتب میں دیکھو جو انھوں نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنے کو لکھی ہیں، شاید ان میں بھی اس کی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمہارے پیارے نبی تمہارے سچے رسول صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نسبت لکھے ہوں کہ انھیں مواخذۂ دنیا کا اندیشہ ہے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھئے کہ اس نے کس جگرے سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نسبت بے دھڑک یہ صریح[عہ] سبّ و دشنام کے لفظ لکھ دئے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا اصلاً اندیشہ نہ کیا۔ مسلمانو! کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع نہ ہوئی یا مطلع ہو کر ان سے انھیں ایذا نہ پہنچی، ہاں ہاں، واللہ واللہ انھیں اطلاع ہوئی، واللہ واللہ انھیں ایذا پہنچی، واللہ واللہ جو انھیں ایذا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ جبار و قہار کی لعنت، اس کے لئے سختی کا عذاب شدت کی عقوبت۔ آیت:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لہم	بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اُن پر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت

[عہ] اور ان کی شان میں ادنیٰ گستاخی کفر جس کی مبارک مقدس حضور تفصیل شفا شریف اور اس کی شرح میں ہے ۱۲ سل السیوف

---

[1] صراط مستقیم ہدایت ثانیہ در ذکر محلات عبادات ۱۲ افادہ ۱ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۸۶

عذابا مهينا[۱]

ہیں اور ان کے لئے بنا رکھا ہے ذلت والا عذاب۔

آیت: والذین یؤذون رسول اللہ لهم عذاب الیم[۲]

جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لئے دکھ کی مار ہے۔

مسلمانو! ان مقتدیوں کا ایمان دیکھئے، ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر اسلام کے کان میں انگلیاں دے کر یہ کچھ دیکھتے یہ کچھ سنتے ہیں اور پھر وہ ویسا ہی امام کا امام، یہ اس کے چیلے بے دام کے غلام، سبحان اللہ! یہ حرکات اور اسلام کا نام، مسلمان وہ ہیں جنہیں قرآن عظیم فرماتا ہے،

آیت: لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسوله ولو کانوا اباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم اولئک کتب فی قلوبهم الایمان وایدهم بروح منه[۳]

تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اس سے جس نے ضد باندھی اللہ اور اس کے رسول سے اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان اور مدد فرمائی ان کی اپنی طرف کی روح سے۔

وہابی صاحبو! مسلمان بننا چاہتے ہو تو حضور پرنور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر جماؤ، جو ان کی جناب عالم مآب میں گستاخی کرے اگر تمہارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ، جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ، بہزار زبان وصد ہزار دل اس سے تبری کرو تحاشی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لعنت کرو، ورنہ اگر دوسرا تمہیں اللہ ورسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لئے جاؤ حقیقت اور چیز ہے۔ واہ رے بے انصافی اگر کوئی تمہارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو، بس پاؤ تو کچا نگل جاؤ، وہاں نہ تاویلیں نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر میں ڈالو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اس کی امامت و پیشوائی کا دم بھرو، ولی جانو، امام مانو، جو اسے برا کہے الٹی اس سے دشمنی ٹھانو، بدلگام کی بات میں سو سو طرح کے پیچ نکالو، رنگ رنگ کی تاویلیں ڈھالو، جیسے بنے اس کی بگڑی سنبھالو، اس کی حمایت میں عظمت مصطفےٰ

---

[۱] القرآن الکریم ۵۶/۳۳

[۲] " ۶۱/۹

[۳] " ۲۲/۵۸

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو، یہ کیا ایمان ہے، کیسا اسلام ہے، کیا اسلام اسی کا نام ہے؟ شعر

اے راہ رو پشت بمنزل ہشدار

(اے منزل کی طرف پشت کرکے چلنے والے ہوشیاری کر۔ ت)

مزہ یہ ہے کہ وہ خود ہی ان ساری بناوٹوں کا رد بتلا گیا۔ تقویۃ الایمان:

یہ بات محض بے جا ہے کہ کتابوں میں لفظ بے ادبی کا بولئے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں، کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا، اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ۔[ع]

اور انصاف کیجئے تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں، میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں بند کرکے بنگاہِ انصاف غور کرو، اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان گدھے کے سے ہیں تیری ناک بجو کی سی ہے، تو کیا اس نے اپنے باپ کو گالی نہ دی، یا کوئی سعادت مند نجدی اٹھ کر اپنے بدلگام معنوی امام کی نسبت کہے کہ ان کی آواز لطیف گدھے کے رینکنے سے مشابہ تھی ان کا دہن شریف سور کی تھوتھنی سے ملتا تھا تو تم اسے کیا سمجھو گے، کیا اپنے حافظے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا، ذات سے باہر کر دو گے۔ اب تمہیں ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بے دین نے جو [illegible] عزت والے رسول دو جہان کے مالک و عرش عالم پناہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت یہ لعنتی کلمات[ع] لکھے، انھوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا، پھر ہم اسے

ع یہاں اس کے پیروؤں کی غایت معذرت و سخن سازی جو کچھ ہے یہ ہے کہ یہ کلام اُس نے بقصد توہین نہ لکھا سوقِ سخن تاکید اخلاص کے لئے ہے مگر یہ بات اُسی قبیل سے ہے کہ شعر

لن یصلح العطار ما افسد الدھر

(زمانہ کے فساد کو یہ عطار ہرگز درست نہیں کر سکتا۔ ت)

قصدِ قلب کلماتِ لسان سے ظاہر نہ ہو گا تو کیا وحی اُترے گی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا، اور صریح لفظ تشنیع و تقبیح میں سوقِ کلام خاص بغرض توہین بنا کس نے لازم کیا، کیا اللہ و رسول کو بُرا کہنا اُسی وقت کلمہ کفر ہے جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو ورنہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے بُرا کہہ جائے کفر و کلمہ کفر نہیں، علت وہی ہے کہ ان حضرات کے دل میں حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزت و عظمت نہیں، اُن کی بدگوئی کو ہلکا جانتے ہیں، اسی لئے طرح طرح کی شاخیں نکالتے ہیں جیسے بنے اپنے امام کے کفریات سنبھالتے ہیں، شفا شریف ص ۲۳۰

(باقی اگلے صفحہ پر)

اپنے پچھے اسلامی گروہ میں کیونکر داخل کر سکتے ہیں، ذرا یہ فرق بھی دیکھتے جاؤ کہ ہم نے جو نظیریں دیں اُن میں صرف تشبیہ پر قناعت کی، تم جانو جب نری تشبیہ ایسی ہو تو بدرجہا بدتر بتانے میں مسلمانوں کا کیا حال ہُوا ہوگا الا لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ وآلہ وبارک وسلم۔

مسلمانو! اور ذرا اس ناپاک وجہ کو تو خیال کرو (خاکش بدہن) یہ بدرجہا بدتر ہونا اس لئے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا تو عظمت کے ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو نماز میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبه الوجه الثانی لاحق به فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد له ولکن تکلم فی جهته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بکلمة الکفر مما هو فی حقه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نقیصة مثل ان یاتی بسخف من القول او قبیح من الکلام ونوع من السب فی جهته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وان ظهر بدلیل حاله انه لم یقصد سبه اما لجهالة او ضجر او سکر او قلة ضبط لسانه او تهور فی کلامه فحکمه حکم الوجه الاول القتل من دون تلعثم[1] اھ مختصرا۔

یعنی اس کا حال تو اُوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے، دوسری صورت اسی کی طرح روشن و ظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص و تحقیر کا قصد کرے نہ اس کا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمۂ کفر بول اُٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً حضور سے ادنیٰ درجہ کی بُری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگرچہ اُس کے حال سے ظاہر ہو کہ اُس نے مذمت و توہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا نشہ میں بک دیا یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہُوا، اس صورت کا حکم بعینہٖ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف ۱۲ منہ۔

ع مکتوبات شیخ مجدد صاحب مطبوعہ لکھنؤ جلد ۲ مکتوب ۴ صفحہ ۴۰ خواجہ محمد اشرف در نفی نسبت رابطہ نوشتہ بودند[2] الخ (پوری عبارت زیر نمبر ۲۳ ص ۲۱۸ میں آتی ہے) سبحان اللہ! کہاں تو اس شخص کا وہ کفری بول کہ نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدہن شرک سے منہ چھپایا نہ فقط نماز برباد کہ ایمان ہی ابتر۔ تف بر دلے

(باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل قال القاضی تقدم الکلام المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/۲۲۲

[2] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۰ بخواجہ محمد اشرف و حاجی محمد نولکشور لکھنؤ ۲/۴۶

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچائے گا۔

اقول الحمدللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذوالعرش جل وعلا کی بنائی ہوئی ہے، کسی کافر یا کافرفش کے مٹائے نہ مٹے گی، چودھویں رات کے چاند کا چمکتا نور کہیں کتوں کے بھونکنے سے کم ہوا ہے ؎

مہ فشاند نور و سگ عو عو کند　　ہر کسے بر خلقت خود مے تند

(چاند نور پھیلا رہا ہے اور کتا عو عو کرتا ہے، ہر ایک اپنی اپنی خلقت ظاہر کرتا ہے۔ ت)

اس شخص کے نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خیال آنا موجب شرک کہ جب وہ آئے گا عظمت کے ساتھ آئے گا مگر واللہ العظیم کہ شریعت رب العرش الکریم میں نماز بے اُن کے خیال باعظمت وجلال کے ناقص ہے آگے اس سے کہو کہ اپنے شرکیوں کو جمع کرے اور مجد والے عرش کے مالک سے لڑائی لے کر تو لے کیوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

کا فرشتی و کفر فشی اُن کے (بدگویوں کی طرف خیال لے جانا بیل اور گدھے کے نہ صرف تصور بلکہ ہمہ تن اسی میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر اور کہاں شیخ طریقت و آقائے نعمت و خداوند دولت خاندان دہلی حضرت شیخ مجدد کا یہ واشگاف قول کہ تصور صورت شیخ سے غافل نہ ہو۔ نمازوں عبادتوں سب وقتوں حالتوں میں اُسی کی طرف متوجہ رہو اگرچہ یہی نماز میں اُسی صورت کو سجدہ محسوس ہو وہ قبلہ عبادت ہے نہ سجدہ اور جو اس قبلہ سے پھرا وہ بیدولت تباہ ہو اُس کا کام برباد گیا، تصور شیخ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبان خدا کو اس کی بہت تمنا رہتی ہے، غرض وہ بول یہ قول باہم رشتے ہیں کفر و شرک کے عقاب پر تولے کھڑے ہیں، دیکھئے وہابی صاحب کدھر ڈھلتے ہیں اُدھر جھکاتے یا اِدھر ڈالتے ہیں ؎

یا دامن یار رفت از دست　　یا ایں دل زار رفت از دست

(یار کا دامن ہاتھ سے جائے گا یا یہ آزردہ دل ہاتھ سے جائیگا۔ ت)

کذٰلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون[1] ۱۲ سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ

مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ ۱۲ سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ۔

---

[1] القرآن الکریم ۶۸/۳۳

ایسی شریعت بھیجی جس نے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب کی اور اس میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا۔

مسلمانو! کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہ ہوا بیشک ہوا، اور واقعی ان کا خیال مسلمان کے دل میں جب آئے گا عظمت وجلال ہی کے ساتھ آئے گا کہ اس کا تصور ان کے پاک مبارک تصور کو لازم بین بالمعنی الاخص ہے اور عرض سلام تو خاص بغرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف ان کے خیال بلکہ خاص نماز میں ان کے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے ولکن المنٰفقین لایعلمون (لیکن منافقین نہیں جانتے۔ ت) احیاء العلوم مطبع لکھنؤ ج ۱ ص ۱۹۹

احضر فی قلبک النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [1]

التحیات میں نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۱۴۹ و ۱۵۰۔

سمعت سیدی علیا الخواص رحمہ اللہ تعالٰی یقول انما امر الشارع المصلی بالصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی التشہد لینبہ الغافلین فی جلوسہم بین یدی اللہ عزوجل علی شہود نبیہم فی تلک الحضرۃ فانہ لایفارق حضرۃ اللہ تعالٰی ابدا فیخاطبونہ بالسلام مشافہۃ [2]

میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالٰی کو فرماتے سنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنے کا اس لئے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انہیں آگاہ فرمائے کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھیں اس لئے کہ حضور کبھی اللہ تعالٰی کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سلام عرض کریں۔

---

[1] احیاء العلوم کتاب اسرار الصلوٰۃ بیان تفصیل ماینبغی ان یحضر القلب الخ مطبعۃ المشہد الحسینی قاہرہ ۱/۱۶۹

[2] المیزان الکبرٰی للشعرانی باب صفۃ الصلوٰۃ مصطفی البابی مصر ۱/۱۶۴

1 I حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صاحب صدیقی ص ۲۱۰

ثم اختار بعده السلام علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تنویها بذکرہ واثباتا للاقرار برسالتہ واداء لبعض حقوقہ[1]

پھر اس کے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اُن کا ذکر پاک بلند کرنے کو اور اُن کی رسالت کا اقرار ثابت اور اُن کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لئے۔

اولیائے عظام و علمائے کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اُسے مواہب لدنیہ وغیرہا اکابر کی کتب سے نقل کروں اس سے بہتر کہ ان غیر مقلدوں کے امام آخر الزمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ اُن پر اشد وسخت تر ہے۔

مسک الختام نواب بھوپالی مقام ص ۲۲۲:

نیز آں حضرت ہمیشہ نصب العین مومنان وقرۃ العین عابدان ست در جمیع احوال واوقات خصوصا در حالت عبادات ونورانیت وانکشاف دریں محل بیشتر وقوی تر ست وبعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند ایں کہ خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلوٰۃ والسلام در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود وحاضر ست پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت منور و فائز گردد آرے ؎

در راہ عشق مرحلۂ قرب وبُعد نیست
می بینمت عیان ودعا می فرستمت[2]

تمام احوال واوقات خصوصاً عبادات کی حالت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مومنین کا نصب العین اور عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتے ہیں، عبادات کے مواقع میں نورانیت اور انکشاف زیادہ اور قوی ہوتا ہے، بعض عارفین قدس اسرارہم نے فرمایا کہ نماز میں (السلام علیک کا) خطاب حقیقت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوتا ہے جو موجودات کے تمام ذرات اور ممکنات کے تمام افراد میں سرایت کئے ہوئے ہے لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں اس لئے نمازی کو اس حقیقت سے آگاہ رہنا چاہئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس موجودگی سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے منور اور فائز ہو جائے، ہاں (شعر) عشق کی راہ میں قُرب وبُعد کا مرحلہ نہیں ہے، میں آپ کو واضح طور پر دیکھ رہا ہوں اور دعا پیش کرتا ہوں۔ (ت)

---

[1] حجۃ اللہ البالغہ الاذکار التی لابد منہا فی الصلوٰۃ المکتبۃ السلفیہ لاہور ۲/۹

[2] مسک الختام شرح بلوغ المرام کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ مطبع نظامی کانپور ۱/۲۲۲

اس عبارت میں نواب بہادر فراخی شرکوں کے انبار لگا گئے ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر عبادت میں مسلمانوں کے پیش نظر ہیں ایک شرک ۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرۂ ممکنات میں موجود حاضر ہیں دو شرک ۔ نمازی نماز میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشاہدہ سے ہرگز غافل نہ ہو تاکہ قرب الٰہی پائے ۔ تین شرک ۔ مگر یہ کہ اگلی سلطنتوں میں بڑے لوگوں کو تین خون معاف ہوتے تھے گورنمنٹ وہابیت سے نواب بہادر کو تین شرک معاف ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ اسی طرح دعلی عباد اللہ الصالحین کیا شرک سے بچ رہے گا کہ اشمل آں از معظیں سب کو شامل ۔

مسلمانو ! کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت نہیں ، اور حضرت امام شافعی و امام احمد[عه] رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تو فرض ہے ، پھر درود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہیں تو کیا ہے ، درود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال باعظمت وجلال سے الگ کیونکر ممکن !

مسلمانو ! ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام و منفرد پر واجب اور ان غیر مقلد وہابیوں کے یہاں سب پر فرض ہے ان سے کہو اس میں سے صراط الذین انعمت علیہم[1] نکال ڈالیں یعنی راہ اُن کی جن پر تو نے انعام کیا ۔ جانتے ہو وہ کون ہیں ؟ ہاں قرآن سے پوچھو وہ کون ہیں ،

اولٰئک الذین انعم اللہ من النبیین و	جن پر خدا نے انعام کیا وہ انبیاء اور صدیق اور
الصدیقین والشھدآء والصلحین[2]	شہداء اور نیک لوگ ہیں ۔

جب صراط الذین انعمت علیہم[3] پڑھو گے ان کی راہ مانگی جائے گی ضرور عظمت کے ساتھ اُن کا خیال آئے گا اور وہ اُس کے نزدیک شرک ہے تو الحمد میں سے اس شرک کے دور کرنے کی کوشش کریں صرف غیر المغضوب علیہم ولا الضالین[4] رکھیں کہ انبیاء و صدیقین کی جگہ نماز میں یہود و نصاریٰ کی یادگاری رہے بلکہ اھدنا الصراط المستقیم[5] بھی رکھنے کے قابل نہیں کہ حدیث میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مراد لئے گئے ہیں ۔ فتح الخبیر شاہ ولی اللہ دہلوی مطبوع مصر ۹ و ص ۳ ،

[عه] فی اشھر الروایتین ا میزان الشعرانی ورحمۃ الامۃ ۲۱صـه ـ (م)
دونوں روایتوں میں سے مشہور روایت میں میزان الشعرانی و رحمۃ الامۃ ۱۲ امنہ (ت)

[1] القرآن الکریم ۱/۶
[2] القرآن الکریم ۴/۶۹
[3] القرآن الکریم ۱/۶
[4] ، ، ۱/۷
[5] ، ، ۱/۵

14 الصراط المستقیم کتاب اللہ وقیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصاحباہ۔[1]

الصراط المستقیم سے مراد قرآن ہے اور بعض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما مراد ہیں۔ ت

مسلمانو! میں فقط الحمد کو کہتا ہوں، نہیں نہیں شاید دو ایک کے سوا قرآن عظیم کی کسی سورت کا نماز میں تلاوت کرنا اس وہابی شرک سے نہ بچے گا۔ جن سورتوں میں حضور پُرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا دیگر انبیائے کرام یا ملائکہ عظام یا صحابہ کبار یا مہاجرین و انصار یا متقین و محسنین و عباد اللہ الصالحین کی صریح تعریفیں ہیں ان کا تو کہنا ہی کیا ہے، یونہی وہ بھی جن میں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کے قصص مذکور ہیں کہ اُن کا تصور جب آئے گا عظمت ہی سے آئے گا جس کا اس شخص کو خود اقرار ہے ان کے سوا گنتی ہی کی سورتیں حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر صریح سے خالی ہوں گی اور کچھ نہ ہو تو کم سے کم حضور سے خطاب ہوں گے جیسے چاروں قُل، تبّت میں گو نہ ہو، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر لگا ہوا ہے کہ اس کی تلاوت میں ضرور خیال جائے گا کہ یہ جاری انتقام اللہ عزوجل کس کی طرف سے لے رہا ہے، یہ سخت غضب الٰہی کس کی جناب میں گستاخی کرنے پر اتر رہا ہے، لایلٰف شریف میں اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صراحۃً ذکر نہیں تو کعبہ معظمہ ذکر ہے اور وہ بھی کمال تعظیم کے ساتھ کہ اپنی ربوبیت کو اس کی طرف اضافت فرمایا اُس کا تصور کب بے عظمت آئے گا، بنظر ظاہر صرف سورۂ تکاثر اس عالمگیر وبا سے بچے گی باقی تمام و کمال ہر سورۃ کی تلاوت شرک میں ڈالے گی پھر تکاثر بھی

ع۔ اور شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ معاذ اللہ ان شرکیات کی واجب و سنت و جائز کرنے والی ہوئی، صحابہ سے آج تک تمام مسلمان کہ ان امور پر اجماع کئے ہوئے ہیں سب شرک میں غرق ٹھہرے اس سے بڑھ کر اور کیا کلمہ کفر ہوگا، شفاء شریف ص ۳۶۲ و ۳۶۳:[2]

نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ۔ ۱۲ سل السیوف الھندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ للمصنف العلامۃ مد ظلہ۔

جو شخص ایسی بات کہے جس سے تمام امت کے گمراہ ٹھہرنے کی راہ نکلے ہم بالیقین اسے کافر کہتے ہیں ۱۲ سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ للمصنف العلامۃ مدظلہ۔

[1] فتح الخبیر مع الفوز الکبیر الباب الخامس تکملۃ الفوز الکبیر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۸۷

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۷۱

نری تو صرف شرک تھی معصیت یا کراہیت سے اسے بھی نجات نہیں کہ مقابر و جحیم و اموال و نعیم کا خیال اُس میں بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ نہ ہو، اگر خیال انبیاء و اولیاء کے شرک میں نہ ملا تو خیال گاؤ خر کی قباحت میں تو شریک ہوگا۔ لعنت ہزار لعنت ایسے ناپاک افترا پر۔

مسلمانو! میں صرف نماز ہی میں گفتگو کرتا ہوں، نہیں نہیں، اس کے نزدیک بیرونِ نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک ہے، کیا فقط نماز ہی عبادت ہے، نفس تلاوت عبادت نہیں، کیا اس عبادت میں شرک روا ہے، حاشا کسی عبادت میں روا نہیں، اور قرآن کی سورتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی نعت، اُن کے ذکر، اُن کی یاد، اُن کی تعظیم، اُن کی تکریم سے گونج رہی ہیں تو عبادت تلاوت بے تصور عظمت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیونکر متصور، تو اس چوپائی شرک سے کدھر مفر۔ غرض اس دشنام صریح سے قطع نظر یہ وجہ قبیح خود اقبح القبائح و مجمع صدہا کفریات و فضائح ہے۔

مسلمانو! تم نے دیکھا کیسی خبیث و ناپاک وجہ کے حیلے سے اس شخص نے تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعوٰی اسلام باقی ہے۔ سبحان اللہ! یہ منہ اور یہ دعوٰی!

رب اعوذ بک من ھمزات الشیطٰن واعوذ بک رب ان یحضرون[1]

اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں (ت)

تنبیہ: میں نے اس کفریہ ملعون کی تفضیح و تقبیح میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ یہ مقام اس شخص کی شدت شقاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علماء نے بیان کلام کو کامل رنگ تفصیل دیا ہو۔ اب اس قول خبیث اخبث الاقوال جلا اخبث الابوال سے بعد بھی اسی کے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں کہ طول وجہ ملال ہے مگر اجمالاً اتنا اور سن لیجئے کہ اس کے حصہ میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعدد ابواب جہنم **سات کلیات کفریات** کے ہیں۔

دیوبندی ملا کے یہاں کفریات کے سات کلیے

(1) جابجا قرآن عظیم ایک بات فرمائے اور یہ صاف اُسے غلط و باطل کہہ جائے، شفا شریف ص ۳۶۲، معین الحکام امام علاء الدین علی طرابلسی حنفی طبع مصر ص ۱۹۲۔

من استخف بالقرآن او بشیء منه او جحده او کذب بشیء منه او اثبت ما نفاه او نفی

جو شخص قرآن مجید یا اس کے کسی حرف کی گستاخی یا اس کا انکار یا اس کی کسی بات کی تکذیب یا جس

---

[1] القرآن الکریم ۲۳/ ۹۸

ما ثبتہ علی علم منہ بذلك او شك فی شیء من ذلك فھو کافر عند اھل العلم بالاجماع۔[1] (ملخصاً)

بات کی قرآن نے نفی فرمائی اس کا اثبات یا جس کا اثبات فرمایا اس کی نفی کرے دانستہ، یا اس میں کسی طرح کا شک لائے وہ باجماع تمام علماء کے کافر ہے۔ (ملخصاً)

(۲) اس کے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود۔

(۳) اس کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ سے شرک صادر ہوئے۔

(۴) یونہی حضرات ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے

(۵) یہی خیال خبیث حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی نسبت۔

(۶) جن باتوں کو یہ صاف صاف شرک بتاتا ہے وہ اس کے اکابر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اور اُن کے والد ماجد شاہ ولی اللہ اور اُن کے والد شاہ عبدالرحیم اور ان سب کے پیر مسند جناب شیخ مجدد صاحب کی تصنیفات و تحریرات میں ابلی پڑی ہیں تو اس کے نزدیک معاذ اللہ وہ سب مشرک تھے پھر انہیں امام و پیشوا و ولی خدا کہتا ہے اور بڑی لمبی چوڑی تعریفوں سے یاد کرتا ہے اور جو مشرکوں کو ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اس کا اقراری کفر ہوا

(۷) کھلے کفروں کے بھاری تودے خود اس کے کلام میں برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلے ہیں ایک بات اس کتاب میں کفر دوسری میں ایمان، یہاں شرک وہاں عرفان، تو یہ پورا اقراری کفر ہے۔ میں ان سب کی پوری تفصیل کروں تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھوں دوسرے سے پانچویں تک چار کلیے کے بکثرت جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ اکمال الطامہ علی شرك سوی بالامور العامہ (۱۳۱۱ھ) میں جمع کئے ثلث باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت رسائل میں کلام ملے گا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کا پتا چلے گا یہاں بطور نمونہ ساتوں کلیے کی صرف ایک مثال لکھوں۔

کفریہ ۳۰: اللہ عزوجل فرماتا ہے:

تلك الامثال نضربھا للناس وما یعقلھا الا العالمون۔[2]

ہم یہ کہاوتیں بیان کرتے ہیں لوگوں کے لئے اور ان کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل واعلم ان من استخف بالقرآن الخ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/ ۲۸۸، ۲۸۹

[2] القرآن الکریم ۲۹/ ۴۳

یہ شخص غیر مقلدی اور دینِ الٰہی میں ہر گونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے کے لئے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۳:

"عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اس کو بڑا علم چاہئے سو یہ بات بہت غلط ہے آہ ملخصاً۔[1]"

لطف یہ کہ اپنے اس گھڑے مطلب پر دلیل لایا آیۂ کریمہ:

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتب والحکمۃ[2]

سے، اور خود ہی اس کا ترجمہ کیا کہ:

"وہ اللہ ایسا ہے کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک رسول ان میں سے کہ پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور عقل کی باتیں[3]"

کیوں حضرت! جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہیں ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہے تو نبی کے سکھانے کی کیا حاجت تھی، سبحان اللہ اردو داں سفہا تو خود سمجھ لیں اور صحابۂ کرام سکھانے کے محتاج۔

کفریہ ۳۱ و ۳۲: تقویۃ الایمان ص ۱۱

"روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا، حاجتیں بر لانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیاء، بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے[4] اھ ملخصاً"

کاش یہ ظالم صرف اس قدر کہتا کہ جو کسی کو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھے مشرک ہے تو بیشک حق تھا مگر یوں مطلب کیا نکلتا کہ یہ معنی تو کسی کی نسبت کسی مسلمان کے خیال میں ہرگز نہیں تو تمام مسلمانوں کو

---

[1] تقویۃ الایمان مقدمۂ کتاب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۲

[2] القرآن الکریم ۶۲/ ۲

[3] تقویۃ الایمان مقدمۂ کتاب ″ ″ ″ ″ ″ ص ۳

[4] ″ پہلا باب ″ ″ ″ ″ ″ ص ۷

مشرک کیونکر بن جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا ؟ ص ۵ :

" شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب ہے "[1]

صفحہ ۴۵ : " سو پیغمبرِ خدا کے فرمانے کے موافق ہوا " کہ تمام دنیا میں کوئی مسلمان نہ رہا لہٰذا یہ عام جبروتی حکم لگایا کہ " پھر خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے "[2]

اب غور کیجیے کہ اس ناپاک ملعون قول پر انبیاء و ملائکہ سے لے کر اللہ و رسول تک اور اس کے پیشواؤں سے لے کر خود اس مخدوم و مجہول تک کوئی بھی حکمِ شرک سے نہ بچا۔

آیت : اغنٰهم الله و رسوله من فضله[4]

انہیں دولتمند کر دیا اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے۔

آیت : و تبرئ الاکمه و الابرص باذنی[5]

اے عیسیٰ تُو تندرست کرتا ہے مادر زاد اندھے اور سپید داغ والے کو میرے حکم سے۔

یہ معاذ اللہ قرآن عظیم کے شرک ہیں اور " میرے حکم سے " کا لفظ بڑھا دینا شرک سے نجات نہ دے گا کہ تندرست کرنے کی قدرت اللہ ہی کے حکم سے کہے جب بھی تو اس مشرک لیڈر کے نزدیک شرک ہے۔

کفریہ ۳۳ : آیت : ابرئ الاکمه و الابرص و احی الموتی باذن الله[6]

(جیسے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) میں مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

یہ معاذ اللہ عیسیٰ مسیح کلمۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرک ہوا۔

کفریہ ۳۴ تا ۳۸ : و اذ قلنا للملٰئکة اسجدوا لاٰدم فسجدوا الا ابلیس[7]

اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب سجدے میں گرے سوا ابلیس کے۔

---

[1] تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۴

[2] " الفصل الرابع " " " " " ص ۳۰

[3] " پہلا باب " " " " " ص ۵

[4] القرآن الکریم ۹/۷۴

[5] القرآن الکریم ۵/۱۱۰

[6] " ۳/۴۹

[7] " ۲/۳۴

آیت: ورفع ابویہ علی العرش وخرّوا لہٗ سُجّدًا[1] یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لئے سجدے میں گرے۔

یا (خاک بدہن گستاخان) اللہ تعالٰی اور ملائکہ و آدم و یعقوب و یوسف علیہم الصلوۃ والسلام سب کا شرک ہوا، اللہ نے حکم دیا ملائکہ نے سجدہ کیا، آدم راضی ہوئے، یعقوب ساجد، یوسف رضامند۔

تقویۃ الایمان ص ۱۱

"جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے اس پر شرک ثابت ہے، خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصًا[2]"

صفحہ ۸

"شرک جیسے سجدہ کرنا، کہ پھر اس کو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسی کا مخلوق اور بندہ، اور اس بات میں انبیاء اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں اھ ملخصًا[3]"

یوں تو اس گمراہ کا استاد شفیق شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خود کو بہتر فرمایا کیا مگر وہ شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں منع کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت، شرک کسی شریعت میں حلال نہیں ہو سکتا، کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالٰی نے شرک کا حکم دے اگرچہ پھر کبھی منسوخ بھی فرما دے۔

کفریہ ۳۹ و ۴۰: حدیث: حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ کان فقیرًا فاغناہ اللہ ورسولہ[4] ابن جمیل فقیر تھا اُسے اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا۔

یہ حدیث صحیح بخاری مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۸ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے۔

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے عرض کرتے ہیں:

اللھم انی احرم مابین جبلیہا مثل ما حرم بہ ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام الٰہی! میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اس کے جیسے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام

---

[1] القرآن الکریم ۱۲/ ۱۰۰

[2] تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۸

[3] " " " " " ص ۹

[4] صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالٰی وفی الرقاب الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۹۸

مسئلہ   نے مکہ کو حرم بنایا۔

صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۱، صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۱، واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حدیث کے یہ لفظ صحیح مسلم کے ہیں۔ ت)

حدیث: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان ابراھیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ مابین لابتیھا لایقطع عضاھھا ولا یصاد صیدھا[1]	بیشک ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو حرم کیا، نہ کاٹی جائیں اس کی ببولیں اور نہ پکڑا جائے اس کا شکار۔

صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۰ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اس مطلب کی حدیثیں صحاح وسنن ومسانید وغیرہا میں بکثرت ہیں جن میں حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف وصریح حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اس کے گرد وپیش کے جنگل کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اس کے جنگل کا ہے، یہی مذہب ائمہ مالکیہ وشافعیہ وحنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے۔ حنفیہ اگرچہ اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ میں مع نظرہ مذکور ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے، کلام اس میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو صراحۃً مدینہ طیبہ کے جنگل کا ادب ارشاد فرمایا، اب اس شخص کی سنئے۔ تقویۃ الایمان میں[3]:

> "گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ ان کی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصا"

بھائی برادر! تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری کوشش اسی میں تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہے سے نہ چھوڑے، تف ہزار تف بروے بے دیناں۔

کفریہ ۴۳ تا ۴۶: تفسیر عزیزی پارہ عم شاہ عبدالعزیز صاحب مطبوعہ مجتبائی ص ۱۳۰:

---

[1] صحیح مسلم   باب فضائل مدینہ   قدیمی کتب خانہ کراچی   ۱/۴۴۱

[2] "   "   "   ۱/۴۴۰

[3] تقویۃ الایمان   پہلا باب   مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور   ص ۸

"بعضے از اولیاء اللہ را کہ آلۂ جارحۂ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمی گردد و اویسیاں تحصیل کمالات باطنی از آنہا می نمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آنہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا در آں وقت ہم مترنم بایں مقال است[1]

من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

بعض اولیاء کرام جنھوں نے اپنے آپ کو بنی نوع انسان کی رہنمائی اور تکمیل کے لئے متصرف کر رکھا ہے وہ (وفات کے بعد کی) حالت میں بھی دنیا میں تصرف کرتے ہیں اور کمال وسعتِ ادراک کی بناء پر ان کا استغراق اس طرف توجہ سے مانع نہیں بنتا اور اویسی خاندان باطنی کمالات کی تحصیل انہی ولیاء سے کرتے ہیں اور اہلِ حاجات و مشکلات انہی سے اپنی حاجات کا حل طلب کرتے ہیں اور مراد پاتے ہیں اور یہ اولیاء کرام زبان حال سے اس وقت یہ فرماتے ہیں:
اگر تو جسمانی طور آیا ہے تو میں جان سے حاضر ہوں۔ (ت)

یہ عبارت سراپا بشارت اس شخص کے مذہب پر تن شرارت پر معاذ اللہ سرتاپا شرکِ جلی سے ملوث ہے، اولیائے کرام کو دنیا میں تصرف، بعد انتقال بھی ان کا تعلق باقی رہنا، اُن کے علوم کی وسعت کہ اِدھر بھی مستغرق ہیں اُدھر بھی خبر رکھیں، اولیاء کا بعد وصال بھی فیض دینا، مریدوں کو مناصب عالیہ تک پہنچانا، حاجتمندوں کا اپنی حاجتیں اُن کی پاک روحوں سے طلب کرنا، ان کا حلِ مشکل فرمانا۔ نواب بہادر کی عبارت میں تو تین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام میں اضعاف مضاعف ہیں، ہاں ہونا ہی چاہئے کہ وہ نواب تھے یہ شاہ ہیں کلام الملوک ملوک الکلام۔

کفریہ ۴۷ تا ۴۹: تحفہ اثنا عشریہ حضرت ممدوح ص ۳۹۶ و ۳۹۷:

حضرت امیر و ذریۂ طاہرۂ او را تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان می پرستند و امور تکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است[2]

تمام امت مریدوں کی طرح حضرت امیر (علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ) اور اُن کی اولادِ پاک کو مرشد تسلیم کرتی ہے اور تکوینی امور کو ان سے وابستہ مانتی ہے، اور فاتحہ، درود اور صدقات و نذر و نیاز ان کے نام رائج اور معمول ہے جس طرح کہ تمام اولیاء اللہ کے ساتھ یہی معاملہ رائج ہے (ت)

---

[1] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) پ ۳۰ س انشقاق مطبع مسلم بک ڈپو لال کنواں دہلی ۲۰۶/۳

[2] تحفہ اثنا عشریہ باب ہفتم در امامت سہیل اکیڈمی لاہور ص ۲۱۴

وہابی صاحبو! یہ بھی اکٹھے تین شرک ہیں، ہر ایک ڈھائی من پختہ کا، شاہ صاحب کو دیکھئے کتنے بڑے شرک پسند، مشرک دوست، علی پرست، پیر پرست، اولیاء پرست ہیں کہ کاروبارِ عالم کو دامنِ ہمت حضرت مولیٰ مشکل کشا و اہلبیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے وابستہ مانتے اور پیروں کی طرح ان سب کی پرستش اور انھیں کا اور تمام اولیاء اللہ کے نام کی نذر منت جائز جانتے، اور نہ آپ ہی تنہا بلکہ تمام اُمت مرحومہ کو استغفر اللہ انھیں بلاؤں میں سانتے ہیں، اب تو عجب نہیں کہ روافض کی طرح اُمتِ مرحومہ کو معاذ اللہ اُمتِ ملعونہ لقب دیجئے،

تقویۃ الایمان ص ۸ :

"پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اُسی کا مخلوق اور اُسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اُس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اُن کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی اُن کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اُس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے[1]"

پانچویں فصل شرک فی العادۃ کی برائی کے بیان میں لکھا ص ۶۱ :

"پیر پرست اپنے تئیں کہلوانا محض بے جا ہے اور نہایت بے ادبی[2]"

کفریہ ۵۰ تا ۵۲ : شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے ظاہر کہ وہ خود اوراد کے بارہ ساداتِ مدینہ و پیرانِ سلسلہ

نادِ علیاً مظہر العجائب ¤ تجدہ عوناً لک فی النوائب ¤ کل ھم و غم سینجلی ¤ بولایتک یاعلی یاعلی یاعلی[3]

پکار علی کو جن کی ذات پاک سے وہ خوارق و غرائب ظاہر ہوتے ہیں جنھیں دیکھ کر عقلیں اچنبھے میں ہیں جب تو انھیں ندا کرے گا تو انھیں مصائب آفات میں اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و غم اب دور ہوتا ہے آپ کی ولایت سے یاعلی یاعلی یاعلی (ت)

کی سندیں لیتے، اجازتیں دیتے، وظیفہ کرتے۔

---

[1] تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۹
[2] " " الفصل الخامس فی رد الاشراک فی العادات " " " " " " ص ۴۳
[3] الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

الحمد للہ ان شاہ صاحب اور ان کے پیروں استادوں نے تو شرک کا پانی سر سے تیر کر دیا یہاں بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہیں۔

مصیبت میں مولا علی کے پکارنے کا حکم ایک[۱] شرک۔ انھیں مصیبتوں میں مددگار ماننا دو[۲] شرک۔ یا علی یا علی یا علی کی لے باندھنا تین[۳] شرک۔

جسے ان نفیس وجانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار ۱۲ و حیات الموات فی بیان سماع الاموات ۱۲ و انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ ۱۲ و الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء ۱۲ وغیرہا مطالعہ کرے۔

کفریہ ۵۳ تا ۵۵: تمام خاندان دلی کے آقائے نعمت و خداوند دولت و مرجع و ملتجی و مفزع و ملجی و سید و مولی جناب شیخ مجدد صاحب کے مکتوبات مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم مکتوب سیتم ص ۴۶:

خواجہ محمد اشرف در ورزش نسبت رابطہ را نوشتہ بودند کہ بحدے استیلا یافتہ است کہ در صلوات آنرا مسجود خود می دانند و می بینند و اگر فرضاً نفی کنند منتفی نمی گردد محبت اطوار این دولت متمنائے طلاب ست از ہزاران یکے را مگر بدہند صاحب این معاملہ مستعد تام المناسبۃ ست محتمل کہ بادنیٰ صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات او را جذب نماید رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ است نہ مسجود لہ چرا محاریب و مساجد را نفی نکنند ظہور این قسم دولت سعادتمندان را میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ جماعۂ بیدولت کہ خود را مستغنی دانند و قبلۂ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملۂ خود را برہم زنند[۱]

خواجہ محمد اشرف ورزش رابطہ (تصور شیخ) کی نسبت لکھا ہے کہ اس کا اس حد تک غلبہ ہے کہ نمازوں میں اپنا مسجود جانتے اور دیکھتے ہیں اگر اس رابطہ کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں ہوتا (تو اس پر آپ نے فرمایا) اس دولت کے حصول کی خواہش ہزاروں طالبوں کی تمنا ہے مگر کسی ایک کو عطا ہوتی ہے اس کیفیت والا شیخ سے مکمل مناسبت کے لیے مستعد ہوتا ہے وہ امید کرتا ہے کہ اپنے مقتدا شیخ کی صحبت کی کمی اس کے تمام کمالات کو جذب کرلے گی۔ لوگ رابطہ (تصور شیخ) کی نفی کیوں کرتے ہیں حالانکہ وہ مسجود الیہ ہے مسجود لہ نہیں ہے یہ لوگ محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے (حالانکہ وہ مسجود الیہ ہیں) اس قسم کی دولت کا ظہور سعادت مندوں کو نصیب ہوتا ہے حتی کہ تمام احوال میں وہ صاحب رابطہ (شیخ)، کو اپنا وسیلہ جانتے ہیں اور ہر وقت اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں اس بے دولت جماعت کی طرح نہیں ہوتے

---

[۱] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۰ بخواجہ محمد اشرف و حاجی محمد نولکشور لکھنؤ ۲/ ۴۶

جو اپنے آپ کو شیخ سے مستغنی جانتے ہیں، اور اپنی توجہ کا قبلہ شیخ سے پھیر کر خود سر ہو جاتے ہیں۔ (ت)

یہاں بھی تین ڈبل شرک ہیں، ہر ایک اگلے باتوں سے ہزار من کا۔ مرید نے لکھا کہ تصور شیخ اس قدر غالب ہے کہ نمازوں میں اس کو اپنا مسجود جانتا ہے، صورت شیخ ہی کو سجدہ نظر آتا ہے۔ جناب شیخ مجدد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمندوں کو ملتی ہے طالبان حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہے، ایک شرک اور کتنا بھاری شرک۔ تمام احوال میں شیخ کو اپنا متوسط جانو تو دو شرک۔ نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقت میں پیر کی طرف متوجہ ہو تین شرک۔ اب یاد کر پیارا وہ کفری بول کہ نماز میں پیر وغیرہ میاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی طرف خیال لے جانا چنیں وچناں ہے اور منجر بشرک۔ ناظرین! آپ نے جانا کہ وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجدد صاحب بے دولت و تباہ کار بتاتے ہیں، ہاں وہی بے دولت ہے، صراط مستقیم میں کہتا ہے ص ۱۲۰:

از جملہ اشغال مبتدعہ شغل برزخ ست¹	بدعت والے اشغال میں سے برزخ کا شغل بھی ہے۔ (ت)

اسی میں ہے ص ۱۱: "صاف صورت پرستی ست۔"² (یہ صاف صورت پرستی ہے۔ ت)

فقیر غفر اللہ تعالٰے لہ نے خاص اس مسئلہ میں ایک نفیس رسالہ مسمّٰی الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الربطۃ لکھا، اس میں جناب شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبد الرحیم صاحب وغیرہم کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و صحابہ عظام کے قریب ارشادات سے اس شغل کا جواز ثابت کیا، اس بیدولت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ بدعتی تصویر پرست ہیں جب تو جناب شیخ مجدد نے تباہ کار و منحرف بتایا۔

کفریہ ۵۶: مکتوبات جناب موصوف ج ۱ مکتوب ۳۱۲ ص ۳۳۵:

مخدوما احادیث نبوی علٰی مصدرہا الصلٰوۃ والسلام	میرے مخدوم، نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی احادیث

عـــہ تقویۃ الایمان ص ۵، اجی بات سچی ہے کہ اللہ بندہ کی طرف سب سے زیادہ نزدیک ہے سو اس کو چھوڑ کر جھوٹی بات بنائی کہ اوروں کو حمایتی ٹھہرایا اور یہ جو اللہ کی نعمت تھی کہ وہ محض اپنے فضل سے بغیر واسطے کسی کے سب مرادیں پوری کرتا ہے سب بلائیں ٹال دیتا ہے سو اس کا حق نہ پہچانا اور اس کا شکر ادا نہ کیا یہ بات اوروں سے چاہنے لگے پھر اس الٹی راہ میں اللہ کی نزدیکی ڈھونڈتے ہیں سو اللہ ہرگز ان کو راہ نہیں دے گا³ ۱۲ منہ

---

¹ صراط مستقیم باب سوم فصل سوم المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۱۸

² " " " " ص ۱۱۹

³ تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۵

در باب جواز اشارت بسیار بسیار وارد شده اند و بعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز دریں باب آمدہ[1]

شہادت کی انگلی سے اشارہ کی بابت بہت وارد ہیں اور فقہ حنفی کی بعض روایات بھی اس سلسلہ میں آئی ہیں (ت)

صفحہ ۱۴۴۹

و غیر ظاہر مذہب ست و آنچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یشیر ویصنع کما یصنع النبی علیہ وعلی لہ الصلوۃ والسلام ثم قال ھذا قولی و قول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہما از روایات نوادرست نہ از روایات اصول وفی المحیط اختلف المشائخ فیہ منہم من قال لا یشیر ومنہم من قال یشیر وقد قیل سنۃ وقیل مستحب والصحیح حرام، ہرگاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد و بر کراہت اشارت فتوی دادہ باشند ما مقلدان را نمی رسد کہ بمقتضائے احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نمائیم مرتکب ایں امر از حنفیہ یا علمائے مجتہدین را علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات می نماید یا انکار دارد کہ اینہا بمقتضائے آرائے خود برخلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسد ست تجویز نکند آنرا مگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ما عدم اشارت ست سنت علمائے ما تقدم شدہ[2]

اور وہ ظاہر مذہب پر نہیں ہیں اور امام محمد شیبانی رحمہ اللہ تعالی سے جو منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اشارہ کیا کرتے تھے، اور امام محمد رحمہ اللہ تعالی بھی اسی طرح کرتے جس طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کیا کرتے تھے، اور پھر انہوں نے فرمایا یہی میرا اور امام ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالی عنہما) کا قول ہے، یہ نقل نادر روایات میں سے ہے نہ کہ اصولی روایات میں سے المحیط میں ہے کہ اس میں مشائخ کا اختلاف ہے، بعض نے فرمایا اشارہ نہ کرے، اور بعض نے فرمایا اشارہ کرے، اسکو سنت بھی کہا، بعض نے مستحب کہا ہے، اور صحیح یہ ہے کہ حرام ہے، ہرگاہ کہ معتبر روایات میں اشارہ کی حرمت واقع ہوئی ہے اور اشارہ کی کراہت پر فتوی دیا گیا ہے، ہم مقلدین حضرات کو یہ حق نہیں کہ احادیث کے تقاضے پر عمل کریں اور اشارہ کرنے کی جرأت کریں، اس چیز کے مرتکب کو چاہیے کہ احناف یا مجتہدین کو معروف احادیث سے اشارہ کے جواز کا اثبات کرے یا پھر واضح کرے کہ وہ اپنی رائے سے احادیث کے خلاف حکم کرتے ہیں جبکہ دونوں شقیں فاسد ہیں ان کو بیوقوف یا معاند کے بغیر کوئی بھی جائز نہیں کریگا، ہمارے

---

[1] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۱۲ بنام میر محمد نعمان نولکشور لکھنؤ ۱/ ۴۴۸

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۱/ ۴۴۹

اصحاب کا ظاہر اصول اشارہ نہ کرنا ہے پس عدم اشارہ ہی ہمارے متقدمین علماء کی سنت ہے۔ (ت)

صفحہ ۴۵۰:

احادیث را ایں اکابر بیشتر از ما می شناختند البتہ وجہ موجہ داشتہ باشند در ترک عمل بمقتضائے ایں احادیث علی صاحبہا الصلوۃ والسلام[1]	احادیث کو ہماری نسبت یہ اکابر زیادہ بہتر سمجھتے ہیں، یقیناً وہ ان احادیث کے مقتضاء کے ترک پر کوئی موجّہ وجہ پیش نظر رکھتے ہیں۔ (ت)

ص ۴۵۱:

اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بجواز اشارت نیز فتوی دادہ اند گوئیم ترجیح عدم جواز راست[2] اھ ملخصا	اگر یوں کہیں کہ علمائے احناف اشارہ کے جواز کا فتوی دیتے ہیں تو ہم جواب میں کہیں گے کہ ترجیح عدم جواز کو ہے اھ ملخصا (ت)

اب ذرا حضرات غیر مقلدین کانوں سے ٹھینٹ، آنکھوں سے جالے ہٹا کر یہ دھوم دھامی عبارت سنیں اور اس کے تیور دیکھیں جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہے کہ دربارۂ اشارہ احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بکثرت آئی ہیں اور وہ حدیثیں معروف مشہور ہیں مگر ہمارے یہاں اصول مذہب میں اشارے کا ذکر نہیں اور ہمارے علماء کی سنت عدم اشارہ ہے ہماری متقدمین نے مکروہ ٹھہرایا ہے لہذا ہمیں احادیث کے مطابق عمل کرنا جائز نہیں، معاذ اللہ اس پر ہماری شرک تقلیدی کو کچھ کہئے کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جواب میں اپنے مولویوں کی سنت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اسے بے عقل ہٹ دھرم بتاتے ہیں، مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی میں متفق علیہا نہیں، آپ ہی اقرار فرماتے ہیں کہ مشائخ کا اختلاف ہے جواز و استحباب و سنیت اشارہ کے بھی قائل ہوئے یہاں تک کہ ائمہ کا فتوی بھی حدیثوں کے موافق موجود، حتی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کرتے تھے، اور فرماتے ہیں یہی مذہب میرا اور امام ابوحنیفہ کا ہے مگر از انجا کہ یہ روایت نوادر کی ہے اس پر بھی نظر نہ ہوگی، نہ اختلاف مشائخ و فتوی پر لحاظ ہوگا، صرف اس لئے کہ ظاہر روایۃ میں ذکر نہ آیا حرمت مرجح اور اس کے خلاف صحیح و مشہور حدیثوں پر ہمیں عمل نہیں پہنچتا۔ ایمان سے کہنا ایمان ترک تقلید کا

---

[1] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۱۲ بمیر محمد نعمان نولکشور لکھنؤ ۱/ ۴۵۰

[2] " " " " " " " ۱/ ۴۵۱

کہیں تسمہ بھی لگا رہا۔ اب شخص مذکور کے جبروتی احکام سنئے کہ خاص اپنے پیر سلسلہ حضرت شیخ مجدد کو بمقابلہ مذہب احادیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل سنت علماء کی سند پکڑنے پر کیا جلی کٹی بے نقط سناتا ہے، تقویۃ الایمان ص ۲۲ :

"جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم کہے حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے، سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے[1]۔"

ص ۲ و ۳ :

"اس زمانہ میں دین کی بات میں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں کوئی پہلوں کی رسموں کو کوئی مولویوں کی باتوں کو جو انھوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالیں سند پکڑتے ہیں[2]۔"

صفحہ ۳ :

"رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کے سوا کسی کی راہ نہ پکڑے[3]۔"

صفحہ ۶ :

"اسی طرح کی خرافاتیں بکتے ہیں سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط مسلط رسموں کی سند پکڑی، پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے[4]۔"

تنویر العینین :

لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولة عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الصریحة الدالة علی خلاف قول امام المقلد فان لم یترک قول امامه ففیه شائبة من الشرک[5]

میں کیسے جانوں کہ ایک شخص کی تقلید کو لئے رہنا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر صریح حدیثیں پا سکے اس پر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اس میں شرک کا میل ہے۔

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۲۸ و ۲۹

[2] 〃 〃 مقدمہ کتاب 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۲

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳

[4] 〃 〃 پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۶

[5] تنویر العینین

تنویر العینین:

اتباع شخص معین بحیث یتمسك بقوله و ان ثبت علی خلافه دلائل من السنة و الکتاب و یأولون الی قوله شوب من النصرانیة وحظ من الشرك والعجب من القوم لا یخافون من مثل هذا الاتباع بل یخیفون تارکه فما احق هذه الآیة فی جوابهم وکیف اخاف ما اشرکتم ولا یخافون انکم اشرکتم باللہ۔[۱]

ایک امام کی پیروی کہ اس کی بات کی سند پکڑے اگرچہ اس کے خلاف حدیث و کتاب سے دلیلیں ثابت ہوں اور انہیں اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرانی ہونے کا میل ہے اور شرک میں کا حصہ اور تعجب یہ کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اس کے چھوڑنے والے کو ڈراتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت ان کے جواب میں کہ میں کیونکر ڈروں اس سے جسے تم نے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اوروں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا۔

الغرض حضرت شیخ مجدد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلے میں ایسے فرزند دلبند سعادت مند پیدا ہونے والے ہیں جو ہماری معرفت و ولایت بالائے طاق سرے سے اصل ایمان میں خلل بتائیں گے معاذ اللہ کفر شرک نصرانی بتائیں گے شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل میں ہونہار سپوت اٹھنے کو ہیں جو ہماری پیری پدری استادی درکنار عیاذاً باللہ کفر و شرک سے قریب بتائیں گے جن سے پیدا ہو کر ہماری ہی مسلمانی کی جڑ کاٹیں گے از ماست کہ بر ماست (ہم سے ہی ہمارے خلاف ہے۔ ت) اللہ تعالےٰ گندہ کرنے والی مچھلی سے بچائے ع

بدنام کنندہ نکو نامے چند

(بہت سے نیک ناموں کو تو نے بدنام کیا۔ ت)

زنان باردار گر مار زانید   بہ از طفلے کہ ناہنجار زانید

(حاملہ عورتیں اگر سانپ جنیں تو ناہنجار بچہ جننے سے وہ بہتر ہے۔ ت)

غرض کہاں تک گئے انبیاء و مرسلین و ملائکہ و صحابہ و ائمہ و سائر مسلمین و تمام جہان و خود رب العالمین تک جو شرک کے چھینٹے پہنچے تھے خاندان دہلی کا ایک ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بوڑھا سب اسی ہولی کی پچکاریوں میں رنگا ہوا ہے حضرات وہابیہ سے استفسار کہ اپنے امام کا ساتھ دے کر شاہ عبد العزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب

---

[۱] تنویر العینین

جناب شیخ مجدد صاحب سب کو حکم کھلا مشرک مان لو گے یا کچھ ایمان دھرم کا خیال کرکے اس مصنوعی امام کو گمراہ بددین و مکفر مسلمین و مورد لزوم ہزاراں کفر جانو گے۔ میں عبث تشقیق کرتا ہوں بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم، اگر اسی کو اختیار کیجئے اور خدا ایسا ہی کرے تو عجب تو ظاہر ورنہ شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ ان کا مداح ان کا معتقد ان کا مرید ان کا مقلد انھیں امام سمجھے پیشوا مانے، ولی کہے، مقبول خدا جانے تو آپ لزوم کفر سے کب مفر پا سکتا ہے کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھے خود کافر ہے۔ اس شخص پر کفر ہر طرح لازم رہا کہ کرد کہ نیافت یہ اس کی جزا ہے کہ مسلمانوں کو بے وجہ ناحق ناروا بات بات پر مشرک کہتا تھا ۔

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

(شمع کے پروانے کا ناحق خون تو نے دیکھا، کچھ اماں نہ دیا کہ شب کو سحر بنا دیتا۔ ت)

کفریہ ۵۷ تا ۶۱، صراط مستقیم[۱] ص ۳۶،

ائمہ ایں طریق واکابر ایں فریق در زمرۂ ملائکہ مدبرات الامر کہ در تدبیر امور از جانب ملاء اعلیٰ ملہم شدہ در اجرائے آں می کوشند معدود اند پس احوال ایں کرام بر احوال ملائکہ مقربین قیاس باید کرد

اس طریقہ کے ائمہ اور اس گروہ کے اکابر حضرات کا شمار مدبرات الامر فرشتوں کے گروہ میں ہوتا ہے یہ فرشتے ملاء اعلیٰ کی طرف سے تدابیر امور کے لئے الہام پاتے ہیں اور پھر ان کے اجراء میں کوشاں رہتے ہیں، پس ان بزرگوں کے احوال کو معظم فرشتوں کے احوال پر قیاس کرنا چاہیے (ت)

ص[۲] ۶۶،

قطبیت وغوثیت وابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشاں است و در سلطنت سلاطین و امارت امراء ہم ہمت ایشاں را دخلے ہست کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست

قطبیت وغوثیت وابدالیت وغیرہا یہ تمام مراتب حضرت علی مرتضیٰ کے زمانہ باکرامت سے دنیا کے اختتام تک بواسطہ علی مرتضیٰ حاصل ہوتے ہیں اور ان حضرات کو بادشاہوں کی سلطنت اور امراء کی امارت میں اہم دخل ہوتا ہے جو عالم ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں ہے۔ (ت)

---

[۱] صراط مستقیم باب اول ہدایت رابعہ افادہ ۱۲ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۲

[۲] " " باب دوم " ثانیہ " " " " ص ۵۸

صفحہ ۱۱۲ :

ارباب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت مے باشند و ایں کبار اولی الایدی والابصار را مے رسد کہ تمامی کلیات را بسوئے خود نسبت نمایند مثلاً ایشاں را می رسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست[1]

ان بلند منصب والے حضرات عالم امثال و شہادت میں تصرف کرنے میں مجاز مطلق ہوتے ہیں، ان طاقتور اور بصیرت والے اکابرین کو اختیار ہے کہ تمام امور کلیہ اپنی طرف منسوب کر لیں، مثلاً ان کو اختیار ہے کہ وہ عرش تا فرش اپنی سلطنت ہونے کا دعوی کریں۔ (ت)

صفحہ ۵۳ :

دریں مقام بعضے خلیفۃ اللہ مے باشند خلیفۃ اللہ آں کسے ست کہ برائے انصرام جمیع مہام او را مقرر کردہ مانند نائب سازند[2]

اسی مقام پر بعض حضرات خلیفۃ اللہ ہوتے ہیں خلیفۃ اللہ وہ شخص ہوتا ہے جو تمام مہمات کے انتظام پر مقرر ہوتا ہے اور نائب کی طرح ہوتا ہے (ت)

صفحہ ۴۴ :

او را در کنف ولایت خود گرفتہ و زیر سایہ کفالت تربیت خود آوردہ جارحہ تدبیر تکوینی و تشریعی خود مے سازد[3]

اس کو اپنی ولایت کے پہلو میں لے کر اس کی تربیت کی کفالت خود کرتے ہیں اور تکوینی و تشریعی امور میں خود تصرف والا بناتے ہیں۔ (ت)

ان پانچ شرکیات میں صاف صاف تصریحیں ہیں کہ مذکورہ اولیاء کاروبار عالم کے مدبر ہیں، اولیاء عالم کے کام جاری کرتے ہیں، اولیاء کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہے، تمام کام ان کے ہاتھ سے انصرام پاتے ہیں، بادشاہوں کے بادشاہ بننے، امیروں کی امیری پانے میں مولا علی کی ہمت کو دخل ہے۔

اب تقویۃ الایمان کی سنئے، اس کی ایک عبارت شروع کفریہ ۲۲ میں سن چکے بعض اور لیجئے ص ۷،

"اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی[4]"

---

[1] صراط مستقیم باب دوم فصل چہارم افادہ ۲ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۰۱

[2] " باب سوم تکملہ در بیان سلوک " " " ص ۱۴۳

[3] " باب اول ہدایت رابعہ افادہ ۱ " " " ص ۲۹

[4] تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۵

صفحہ ۱۳۲:

"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں[۱]"

صفحہ ۱۲۹:

"کسی کام میں نہ بالفعل اُن کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں[۲]"

صفحہ ۱۲۸:

"جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اُس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے[۳]"

کفریہ ۶۲ تا ۶۸، صراط مستقیم ص ۱۲۱:

دریں حالت اطلاع بر اماکنہ افلاک و سیر بعض مقامات زمین کہ دور و دراز از جائے وے بود بطور کشف حاصل مے آید و آں کشفش مطابق واقع می باشد[۴]	اس حالت میں وہ آسمانوں کے مقامات، دور اپنے سے دُور دراز تک زمین کے بعض مقامات کی سیر بطور کشف کرتے ہیں۔ اور ان کا کشف واقع کے مطابق ہوتا ہے (ت)

صفحہ ۱۲۲[۵]:

برائے انکشاف حالات سموات و ملاقات ارواح و ملائکہ و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق آں مقام و دریافت اماکنہ آنجا و انکشاف امرے از لوح محفوظ ذکر یاحی یا قیوم ست (الی قولہ) و در سیر مختار ست بالائے عرش نماید یا زیر آں و در مواضع آسمان نماید یا بقاع زمین الخ"	آسمانوں کے حالات پر آگاہی اور فرشتوں اور روحوں کی ملاقات، جنت و دوزخ کی سیر اور ان مقامات کے حقائق پر اطلاع اور وہاں کے مقامات کی دریافت اور لوح محفوظ کے امور پر آگاہی کے لئے یاحی یاقیوم کا ذکر ہے (آگے یہاں تک) اور اس سیر میں وہ مختار ہے کہ عرش سے بالا یا زیر عرش یا آسمانوں میں کسی مقام پر یا زمین کے کسی خطے کو ملاحظہ کرے (ت)

---

[۱] تقویۃ الایمان الفصل الرابع مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۲۸

[۲] " الفصل الثالث " " " ص ۲۰

[۳] " " " " " ص ۱۹

[۴] صراط مستقیم باب سوم فصل اول افادہ ۶ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۰ - ۱۰۹

[۵] " " فصل دوم " ۱۰ " " " ص ۱۱۳

صفحہ ۱۲۵:	
برائے کشفِ قبور سبوح قدوس رب الملٰئکة والروح مقررست[۱]	کشفِ قبور کے لئے سبوحٌ قدوسٌ ربّ الملٰئکة والرّوح مقرر ہے (ت)
صفحہ ۱۲۸:	
برائے کشف ارواح وملائکہ ومقامات آنہا وسیر امکنہ زمین وآسمان وجنت ونار واطلاع بر لوح محفوظ شغل دورہ کند وباستعانت ہمان شغل بہر مقامیکہ از زمین وآسمان وبہشت ودوزخ خواہد متوجہ شدہ سیر آن مقام احوال آنجا دریافت کند وبا اہل آن مقام ملاقات سازند[۲]	ارواح، ملائکہ اور ان کے مقامات اور زمین وآسمان، جنّت، دوزخ اور لوحِ محفوظ پر دورہ کا شغل کرے اور اس شغل کی مدد سے زمین وآسمان، بہشت ودوزخ جس مقام کی طرف چاہے متوجہ ہوتا ہے اور اس مقام کی سیر سے وہاں کے احوال دریافت کرتا ہے اور وہاں کے رہنے والوں سے ملاقات کرتا ہے (ت)
صفحہ ۱۲۹:	
برائے کشف وقائع آئندہ اکابر ایں طریقہ طرق متعدد نوشتہ اند[۳]	مستقبل کے واقعات کے کشف کے لئے اس طریقہ کے اکابر نے متعدد طرق لکھے ہیں (ت)
صفحہ ۱۵۸:	
آں عزیز باوجود وجاہت عند اللہ کامل النفس قوی التاثیر صاحب کشف صحیح باشد[۴]	وُہ اللہ تعالٰے کے ہاں باوجاہت ہوتے ہُوئے کامل النفس، قوی التاثیر اور صحیح کشف والا ہوتا ہے (ت)
صفحہ ۱۶۲، اپنے پیر کو لکھا:	
کشف بعلوم حکمت آنجا یافتہ[۵]	علوم حکمت کے ذریعہ کشف ہوتا ہے۔ (ت)

ان سات شرکیات میں صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وُہ بھی ایسا کہ اولیاء کو زمین کے دُور دراز

---

[۱]	صراط مستقیم	باب سوم	فصل دوم	ہدایت ثانیہ	افادہ ۲	المکتبة	السلفیہ	لاہور	ص ۱۱۳
[۲]	"	"	" سوم	"	" ۱	"	"	"	ص ۱۱۶
[۳]	"	"	" "	"	" ۲	"	"	"	ص ۱۱۶
[۴]	"	باب چہارم در بیان طریق سلوک راہ نبوت			" ۱	"	"	"	ص ۱۴۷
[۵]	"	خاتمہ در بیان پارہ از واردات ومعاملات الخ				"	"	"	ص ۱۶۵

مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے مکانات اور ملائکہ وارواح اور اُن کے مقامات اور جنّت و دوزخ اور قبروں کے اندر کا حال اور آنے والے واقعات کُھل جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش فرش سب میں ان کی رسائی ہوتی ہے حتی کہ لوحِ محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنے اختیار سے زمین و آسمان میں جہاں کا حال چاہیں دریافت کرلیں اور ان سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اِس شخص نے بتائے کہ یُوں کرو تو یہ رُتبے مل جائیں گے یہ کشف یہ اختیار ہاتھ آئیں گے۔ اب تقویۃ الایمان کی پُوچھیے ص ۱۲۷،

"جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دُنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو ان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔"[1]

صفحہ ۱۲۵

"ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بےخبر ہیں اور نادان[2]۔"

صفحہ ۵۷ و ۵۸:

"جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اُس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملائے مثلاً کوئی شخص کہے فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر[3]۔"

سُبحان اللہ! وہاں تو پیر جی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان، جنّت و دوزخ حتی کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوحِ محفوظ و عرش اعظم غرض تمن تلک روشن تھے عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا خود ان پیر جی کو وہ طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی انجانی یہاں تک ہے کہ آسمان کے تاروں تو درکنار کیا دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان لیں، اگر انھیں کوئی کہے کہ وہ کسی درخت کے پتوں کی گنتی جانتے ہیں تو اس نے انھیں اللہ کی شان میں ملا دیا، وہاں تو بندگی کو وسعت تھی یہاں آکر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہ گئی۔ حق فرمایا اللہ عزوجل نے، مَاقَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ[4] اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی۔

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الثانی مطبع علمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۸
[2] " " " " " ص ۱۷
[3] " " الفصل الخامس " " " ص ۲۰
[4] القرآن الکریم ۶/۹۱ و ۳۹/۶۷

تقویۃ الایمان صفحہ ۵۲:

"شرک سب عبادت کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعوی کرنے والے اس میں داخل ہیں۔"[۱]

یعنی جیسے یہ شخص اور اس کے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اُن کے لئے کشف کا دعوی کر کے شرک میں ڈوبے۔

کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ۝[۲]	مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (ت)

کفریہ ۶۹: یہ نمونہ کفریات امام الطائفہ تھا، اتباع واذناب کہ اس کے عقائد کو صحیح وحق جانتے اور اسے امام و پیشوا مانتے ہیں لزوم کفر سے کیونکر مخلص پا سکتے ہیں۔ شرح فقہ اکبر[۳] صفحہ ۲۰۱ مجمع الفتاوی سے:

من تکلم بکلمۃ الکفر وضحک بہ غیرہ کفر ولو تکلم بہ مذکر وقبل القوم ذلک کفروا الخ۔[۳]	جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اس پر ہنسے (یعنی راضی ہو اور انکار نہ کرے) دونوں کافر ہو جائیں اور اگر کوئی واعظ کلمہ کفر بکے اور لوگ اسے قبول کریں تو سب کافر ہوں۔

اعلام میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول' ص ۳۱:

من تلفظ بلفظ الکفر یکفر (الی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ او استحسنہ او رضی بہ یکفر[۴]	جو کفر کا لفظ بولے کافر ہو اسی طرح جو اس پر ہنسے یا اسے اچھی سمجھے یا اس پر راضی ہو کافر ہو جائے۔

بحرالرائق ج ۵ ص ۱۲۴:

من حسن کلام اھل الاھواء او قال معنوی اوکلام لہ معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن[۵]	جو بد مذہبوں کے کلام کو اچھا جانے یا کہے بامعنی ہے یا یہ کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اس قائل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتانے والا کافر ہو گیا۔

---

[۱] تقویۃ الایمان الفصل الخامس مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۶

[۲] القرآن الکریم ۶۸/۳۳

[۳] منح الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر مطلب فی ایراد الفاظ المکفرۃ الخ مصطفی البابی مصر ص ۱۶۵

[۴] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبیل النجاۃ مکتبۃ دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۶۶

[۵] بحرالرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/۱۲۵

کفریہ ۷۰: ان صاحبوں کی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کا مقلد پائیں بے دھڑک اسے مشرک بتائیں بحکم ظواہر احادیث کثیرہ صحیحہ و روایات فقہیہ معتمدہ رجیحہ ان پر حکم کفر عائد ہونے کو بس ہے، طرفہ یہ کہ اس فرقہ ظاہریہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعوٰی ہے۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۰۱، صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۷ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد،

ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما ان کان کما قال والا رجعت الیہ[1]	یعنی کسی کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ سچ کا فر تھا جب تو خیر، ورنہ یہ لفظ اسی کہنے والے پر پلٹ آئے گا۔

صحیح بخاری ص ۸۹۳، صحیح مسلم ص ۵۷ ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث،

لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ[2]	جو کسی کو کفر سے پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت میں ایسا نہ ہو تو اس کا یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے۔

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبوعہ مصر ۱۲۷۶ھ ج ۲ ص ۹۵ وکذا یا مشرک ونحوہ[3] اسی طرح کسی کو مشرک یا اس کی مثل کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہوگیا۔

میں کہتا ہوں یعنی خود انھیں حدیثوں سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے۔ تقویۃ الایمان ص ۱۴۳ "مشرک ہیں اللہ سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن[4]" تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اس کا پلٹنا خود حدیث میں فرمایا بلکہ اسی حدیث میں فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک تو کہیں بدتر ہے۔ شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمٰعیل النابلسی پھر حدیقہ ندیہ ج ۲ ص ۱۳۰ و ۱۵۶:

لو قال للمسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشائخ بلخ لا یکفر	جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابوبکر اعمش فرماتے تھے کافر ہوگیا، اور دیگر مشائخ بلخ فرماتے کافر نہ ہوا،

---

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال من قال لاخیہ المسلم یا کافر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۷

[2] " " " " " " " " " " " "

[3] الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ النوع العاشر مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/۲۳۶

[4] تقویۃ الایمان الفصل الرابع مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۲۹

واتفقت هذه المسئلة ببخارا اجاب بعض الائمة بخارا انه يكفر فرجع الجواب الى بلخ انه يكفر من افتى بخلاف قول الفقيه ابي بكر رجع الى قوله اھ ملخصا۔[1]

پھر یہ مسئلہ بخارا میں واقع ہوا بعض ائمہ بخارا نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ میں آیا تو جتنے امام ابو بکر کے خلاف فتوے دیتے تھے انھوں نے بھی اس کی طرف رجوع فرمائی۔

شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۲۰،

رجع الكل الى فتوى ابي بكر البلخي وقالوا يكفر الشاتم[2]

سب ائمہ اسی فتوی ابوبکر کی طرف پلٹ آئے اور فرمایا مسلمان کو ایسی گالی دینے والا کافر ہے۔

عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۰ ذخیرہ سے، برجندی شرح نقایہ مطبع لکھنؤ ج ۴ ص ۹۰ فصول عمادی سے، حدیقہ ندیہ ص ۳۰۰ و ۱۵۹ احکام حاشیہ درر سے، خزانۃ المفتین ج ۱ کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر، جامع الفصولین ج ۲ ص ۳۱۱ قاضی خان سے، بزازیہ ج ۳ ص ۳۳۱، رد المحتار مطبع استنبول ج ۳ ص ۲۰۳ نہر الفائق وغیرہ سے،

المختار للفتوى في جنس هذه المسائل ان القائل بمثل هذه المقالات ان كان اراد الشتم ولا يعتقده كافرا لا يكفر وان كان يعتقده كافرا فخاطبه بهذا بناء على اعتقاده انه كافر يكفر[3]

اس قسم کے مسائل میں فتوے کے لئے مختار یہ ہے کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف دشنام ہی کا ارادہ کرے اور دل میں کافر نہ جانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رُو سے اسے کافر سمجھتا ہے اس بنا پر یوں کہا تو کافر ہو جائیگا

---

[1] الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ	النوع الرابع	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	۲/۲۱۲
" " " " "	النوع العاشر	" " "	۲/۲۳۴
[2] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر	فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ	مصطفی البابی مصر	ص ۱۸۰
[3] حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ	النوع الرابع	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	۲/۲۱۲
فتاوی ہندیہ	الباب التاسع	نورانی کتب خانہ پشاور	۲/۲۸۰
شرح النقایۃ للبرجندی	کتاب الحدود	نولکشور لکھنؤ	۴/۹۸
رد المحتار	باب التعزیر	مطبع مجتبائی دہلی	۳/۸۳

درمختار ص ۲۹۳ شرح وہبانیہ سے:

یکفر ان اعتقد المسلم کافرا به یفتی[۱] — مسلمان کو کافر سمجھے تو خود کافر ہے، اسی پر فتویٰ ہے۔

جامع الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ ج ۴ ص ۶۵۱:

المختار انه لو اعتقد المخاطب کافرا کفر[۲] — مختار یہ ہے کہ اسے اپنے مذہب میں کافر مان کر کافر کہا تو کافر ہو گیا۔

مجمع الانہر مطبع استنبول ۱۸ ص ۵۶۶:

لو اعتقد المخاطب کافرا کفر[۳] — اپنے عقیدے میں اسے کافر سمجھ کر کہے تو کافر ہے۔

اس مذہب مختار و ماخوذ للفتویٰ و مفتی بہ پر بھی اس طائفہ تالفہ پر احکام[عہ۱] کفر لازم کہ وہ قطعاً یقیناً اپنے اعتقاد سے مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ان کی کتب[عہ۲] مذہب میں صاف مصرح ہے تو باتفاق مذاہب مذکورہ فقہائے کرام انھیں لزوم کفر سے مفر نہیں[عہ۳]۔

[عہ۱] فصول عمادی سے ۱۲ سل السیوف

[عہ۲] مثل تقویۃ الایمان و تنویر العینین و تصانیف بھوپالی وغیرہ میں جا بجا مصرح ۱۲ سل السیوف

[عہ۳] باقی تفصیل و تحقیق ہمارے رسائل النہی الاکید، الکوکبۃ الشہابیۃ حصہ اول جلد ششم العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ میں ہے، لاجرم علمائے مکہ معظمہ کے سردار بقیۃ السلف عمدۃ الابرار خاتم المحققین شیخ الاسلام والمسلمین زبدۃ کبراء البلد الامین شیخنا و برکتنا و قدوتنا علامہ سید شریف احمد زینی دحلان مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنا بہ وقدسنا بسرہ الملکی نے کتاب مستطاب الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ کہ خاص اسی طائفے کے رد میں تالیف فرمائی اور مطبع بہیہ مصر میں طبع ہوئی ان گمراہوں کی نسبت تصریحاً ارشاد فرمایا صفحہ ۱۲۶
هؤلاء الملحدة المکفرة للمسلمین[۴] یہ ملحد کافر بے دین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے۔

(باقی برصفحہ آئندہ)

---

[۱] درمختار باب التعزیر مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۲۶

[۲] جامع الرموز کتاب الحدود فصل القذف مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۴/۵۲۵

[۳] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر کتاب الحدود فصل فی التعزیر داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۱۰

[۴] الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ مکتبہ دار الشفقۃ ترکی ص ۴۸

كذلك العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون[۱] مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (ت)

تذییل جلیل: یہ بطور نمونہ طائفہ تالفہ اور اُس کے امام کے کفری اقوال اور اُن پر کتب ائمہ دین سے احکام کفر و اشد الضلال تھے جن کا شمار بظاہر **ستر کفریات** تک پہنچا اور حقیقۃً دیکھئے تو بے شمار ہیں کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفریوں کے کلمات میں ہر کلمہ صدہزار کفریہ کا خمیرہ ہے، یونہی کفریہ ۲۲ و ۲۹ بھی مجمع کفریات کثیرہ، یہ ستر کیا ان

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

ظاہر ہے کہ ملحد ایک فرقہ کفار ہے بلکہ تمام فرق کفر کو شامل۔ ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۲۹۵ رسالہ علامہ ابن کمال پاشا سے:

الملحد اوسع فرق الكفر حدًّا[۲] ملحد تمام فرق کفار سے وسعتِ معنی میں زیادہ ہے۔

نیز علامہ سید شریف ممدوح نے فرمایا [illegible]:

امر الشريف مسعود ان يناظر علماء الحرمين العلماء الذين بعثوهم فناظروهم فوجدوهم ضحكة وسخرية كحمر مستنفرة فرت من قسورة ونظروا الى عقائدهم فاذا هي مشتملة على كثير من الكفريات[۳]۔

کہ مکہ معظمہ کے حاکم حضرت مسعود رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علمائے حرمین شریفین کو حکم دیا کہ وہابیوں کے مولویوں سے جو اُن کے امام شیخ نجدی نے بھیجے ہیں مناظرہ کریں، علمائے کرام نے اُن لوگوں سے مناظرہ فرمایا تو انھیں پایا کہ ایسے مسخرے ہنسنے کے قابل ہیں جیسے بھڑکے ہوئے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں اور اُن کے عقائد کو غور فرمایا تو اُن میں بہت باتیں وہ پائیں جن کا قائل کافر ہے۔

اسی رسالہ مبارکہ میں ص ۲۲ سے ۴۵ تک حدیثیں نقل فرمائیں جن میں اس فرقہ وہابیہ کے خروج کی خبر آئی ہے ان میں بھی جا بجا اُن کے کافر اور دین اسلام سے یکسر خارج ہونے کی تصریح ہے اسی میں ان کے معلم اول شیخ نجدی کی نسبت فرمایا ص ۴۰، فبهت الذي كفر[۴] مدہوش ہوگیا کافر ۱۲ اصل السیوف تصنیف العلامۃ المصنف مدظلہ العالی۔

---

[۱] القرآن الکریم ۶۸ / ۳۳

[۲] ردالمحتار باب المرتد دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۹۶

[۳] الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ مکتبہ دار الشفقۃ ترکی ص ۴۳ و ۴۴

[۴] " " " " " " " ص ۴۰

میں سے جس ایک کو چاہیے ستّر کر دکھائیے تو آپ کفریات کو خواہ ستّر کیجئے خواہ ستّر ہزار کفریات ٹھہرایئے اور کیوں نہ ہو کہ وہاں عمر بھر یہی کمایا تھا پڑھا لکھا سب اسی میں گنوایا تھا مشقیں بڑھی تھیں مہارتیں بڑھی تھیں ایک ایک قول میں ہزار ہزار کفریے بول جانا وہاں کیا بات تھی یہاں قصداً استیعاب آب دریا بکوزن و دانہائے ریگ شمردن کے قبیل سے ہے لہٰذا اس طرف سے عطف عنان کیجئے اور ان کے اقوال خاصہ پر خاک ذلت ڈال کر بہت مشائخ کرام کے نزدیک اس سارے فرقہ متفرقہ اور اس کے تمام طوائف سابقہ ولاحقہ کا ایک کفریہ عامہ قدیمہ سن لیجئے کہ انہیں کافر کہنا فقہاً واجب ہے، واضح ہو کہ وہابیہ منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہیں، ابن عبد الوہاب ان کا معلم اول تھا، اس نے کتاب التوحید لکھی جس میں اپنے فرقہ خبیثہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کھلم کھلا مشرک بنایا اور حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً وتکریماً پر چڑھائی کر کے کوئی دقیقہ گستاخی و بے ادبی و شرارت وظلم و قتل و غارت کا اٹھا نہ رکھا، تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے، اس کا حال کتاب مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ سے کھلتا ہے، یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے جنھوں نے سب میں پہلے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا مولی علی کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم پر خروج کیا اور اسد اللہ القہار کا فرشکار سے دار البوار کا رستہ لیا جن کی نسبت حدیث میں آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہ ہوں گے، جب ان کا ایک گروہ ہلاک ہوگا دوسرا سر اٹھائے گا یہاں تک کہ ان کا پچھلا طائفہ دجال لعین کے ساتھ نکلے گا، بموجب اس وعدۂ صادقہ کے یہ قوم مغضوب ہمیشہ فتنے اٹھایا کی، تیرہویں صدی کے شروع میں اس نے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجدیہ مشہور ہوئی جن کا پیشوا نجدی تھا اسی کا مذہب میاں اسمٰعیل دہلوی نے قبول کیا اور اس کی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ الایمان کہ حقیقۃً تفویت الایمان ہے ان دیار میں پھیلایا اور بلحاظ معلم اول وہابیہ و بنظر معلم ثانی اسمٰعیلیہ لقب پایا اس طائفہ حائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا میں وہی معدود مسلم ہیں باقی سب معاذ اللہ کافر۔ رد المحتار جلد ۳ ص ۳۴۸،

ویکفرون اصحاب نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علمت ان ھذا غیر شرط فی مسمی الخوارج بل ھو بیان لمن خرجوا علی سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ والا فیکفی فیھم اعتقادھم کفر من خرجوا علیہ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوھاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا

اصحاب رسول صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیوں کے لئے ضروری نہیں بلکہ خاص یہاں خارجیوں کا بیان حال ہے جنھوں نے ہمارے آقا مولی علی کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم پر خروج کیا تھا خارجی ہونے کو اتنا کافی ہے کہ جن پر خروج کریں انھیں اپنے عقیدے میں کافر جانیں جیسا ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے پیروؤں سے واقع ہوا جنھوں نے نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر ظلماً قبضہ کیا اپنے آپ کو

ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اھل السنۃ وقتل علمائھم حتی کسر اللہ تعالٰی شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین والف۔[1]

حنبلی بتاتے تھے مگر اُن کا مذہب یہ کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو اُن کے خلاف مذہب ہیں مشرک ہیں، اسی بنا پر اُنھوں نے اہلِ سنّت و علمائے اہلِ سنّت کا شہید کرنا حلال ٹھہرالیا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اُن کی شوکت توڑ دی اُن کے شہر ویران کیے مسلمانوں کے لشکر کو اُن پر فتح دی ۱۲۳۳ھ بارہ سو تینتیس ہجری میں۔

یہاں سے تو اُن کی اصل نسل مذہب مشرب معلوم ہولیے، اب علمائے کرام سے ان کا حکم سُنیے، بزازیہ جلد ۳ ص ۳۱۸:

یجب اکفار الخوارج فی اکفارھم جمیع الامۃ سواھم۔[2]

خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے اِس بنا پر کہ وہ اپنے سوا تمام اُمّت کو کافر کہتے ہیں۔

ظاہر ہوا کہ یہ خصلتِ خبیثہ اِن میں آج کی نہیں بلکہ ہمیشہ سے ان کے اگلے پچھلے سب اسی مرض میں گرفتار تھے جس پر مشائخِ مذہب رحمہم اللہ تعالٰی نے انھیں کافر جانا اور ان کی تکفیر کو فرض واجب مانا، لُطف یہ کہ جناب شاہ عبدالعزیز صاحب بھی انھیں مشائخِ کرام کی موافقت فرماتے بلکہ تکفیرِ خوارج کو مجمع علیہ بتاتے ہیں۔ تحفۂ اثنا عشریہ ص ۲۲۴:

محارب حضرت مرتضٰی اگر از راہِ عداوت و بغض ست نزد اہلِ سنّت کافر ست بالاجماع و ہمیں ست مذہب ایشاں در حق خوارج۔[3]

حضرت علی المرتضٰی سے جنگ کرنے والا اگر ان سے عداوت و بغض کی وجہ سے کرتا ہے تو اہلِ سنّت کے نزدیک بالاجماع وہ کافر ہے اور خوارج کے متعلق بھی ان کا یہی مذہب ہے (ت)

بالجملہ ماہِ نیم ماہ و مہرِ نیم روز کی طرح ظاہر و زاہر کہ اِس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اس کے امام نافرجام

ع اس میں شک نہیں کہ اس گروہ ناحق پژوہ پر ہزاروں وجہ سے کفر لازم اور جماہیر فقہائے کرام کی تصریحیں اُن کے صریح کفر پر حاکم، نسأل اللہ تعالٰی العفو والعافیۃ فی الدنیا والاٰخرۃ (ہم اللہ سے دنیا و آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ ت)

(باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] ردالمحتار باب البغاۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۰۹
[2] فتاوٰی بزازیۃ علی ہامش فتاوٰی ہندیۃ الباب الرابع فی المرتد نورانی کتب خانہ پشاور ۶/۳۱۸
[3] تحفہ اثنا عشریہ باب دوازدہم در تولّٰی و تبرّا سہیل اکیڈمی لاہور ص ۳۹۴

پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کفر لازم، اور بلاشبہ جماہیر فقہائے کرام و اصحاب فتویٰ اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ و رجوع اور از سر نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض و واجب، اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ و مختار و مرضی و مناسب، واللہ سبحٰنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

تنبیہ نبیہ: یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام عظمائے اسلام محتاطین کلمہ خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر کہ یہ کچھ دیکھتے وہ کچھ سخت و شدید بلائیں پاتے ہیں اس طائفہ تالفہ کے پیر و پیرو سے ناحق ناروا بات بات پر بیچے مسلمانوں خالص سنیوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ایسی ناپاک وظیفہ گالیاں کھاتے ہیں باایں ہمہ شدت غضب دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑا لینے والی ان نالائق و نالیق جفا تحقیق پر قوت انتقام حرکت میں آتی ہے، وہ اب تک یہی تحقیق فرماتے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات، اور قائل کو کافر مان لینا اور بات۔ ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے، جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے۔ فقیر غفرلہ تعالیٰ نے اس بحث کا قدرے بیان آخر رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ۱۲ میں کیا اور وہاں بھی بآنکہ اس امام و طائفہ پر صرف ایک مسئلہ امکان کذب میں اٹھتر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دیا کفر سے کف لسان ہی کیا۔ بالجملہ اس طائفہ خصوصاً ان کے پیشوا کا حال مثل یزید پلید علیہ ما علیہ ہے کہ محتاطین نے اس کی تکفیر سے سکوت پسند کیا، ہاں یزید مرید اور انکا امام عنید میں اتنا فرق ہے کہ اس خبیث سے ظلم و فسق و فجور متواتر تھے مگر کفر متواتر نہیں، اور ان حضرت سے یہ سب کلمات کفریہ اعلیٰ درجۂ تواتر پر ہیں، پھر اگرچہ ہم براہ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں اس کے خسارہ و بوار کو یہ کیا کم ہے کہ جماہیر ائمہ کرام فقہائے اسلام کے نزدیک ان پر بوجوہ کثیرہ کفر لازم، والعیاذ باللہ القیوم الدائم۔ امام ابن حجر مکی قواطع میں فرماتے ہیں،

انه یصیر مرتدا علی قول جماعة وکفی بهذا خسارا وتفریطا[1]

ایک جماعت کے قول پر وہ کافر ہے اس کے خسارے، ذلت کو یہی کافی ہے (ت)

اللہ عزوجل پناہ دے اور دین حق پر دنیا سے اٹھائے آمین، والحمد للہ رب العٰلمین، واللہ سبحٰنہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم ۱۲ سل السیوف تصنیف العلامۃ المصنف مدظلہ العالی۔

---

[1] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبیل النجاۃ مکتبۃ دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۶۲

الحمدللہ کہ یہ اجمالی اجلالی جواب باصواب غرہ جمادی الآخرہ روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۳۱۲ھ ہجریہ طاہرہ کو بدرسماے ختام اور بلحاظ تاریخ الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ نام ہوا۔

نسأل اللہ تعالٰی ان یدیمنا علی الایمان و السنۃ ویختم لنا علی دینہ الحق بعظیم المنۃ ویدخلنا بجاہ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم فی اوفی الجنۃ وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا و مولٰنا محمد سید الانس و الجنۃ وعلٰی اٰلہ وصحبہ واھلہ و حزبہ اجمعین، والحمدللہ رب العٰلمین۔

ہم اللہ تعالٰی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایمان و سنت پر دوام بخشے اور اپنے دین حق پر ہمارا خاتمہ فرمائے اپنے بڑے احسان سے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حبیب کریم کے وسیلہ سے ہمیں جنت الفردوس عطا فرمائے، وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا و مولانا محمد سید الانس و الجن و علٰی آلہٖ وصحبہ واہلہ وحزبہ اجمعین، والحمدللہ رب العالمین۔ (ت)

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبدالمصطفٰی احمد رضا خاں

www.alahazratnetwork.org